ماہنامہ

انصاراللہ

جولائی 2016ء / رمضان، شوال 1437ھ / وفا 1395ھش

علاقہ لاہور بمقام اوکاڑہ: محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ پاکستان کا یوم خلافت 27 مئی 2016ء کے موقع پر خطاب

سامعین کرام ضلع اوکاڑہ و دیگر اضلاع علاقہ لاہور بر موقع یوم خلافت 27 مئی 2016ء

محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ پاکستان
مکرم ناظم صاحب اعلیٰ علاقہ وضلع کراچی اور مکرم زعیم صاحب اعلیٰ ماڈل کالونی کراچی اسٹیج پر تشریف فرما ہیں

سالانہ اجتماع مجلس ماڈل کالونی کراچی منعقدہ مؤرخہ یکم مئی 2016ء

ماہنامہ انصاراللہ

صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

ایڈیٹر

محمود احمد اشرف

• جولائی 2016ء۔رمضان،شوال 1437ھ۔وفا 1395ہش • جلد 48 شمارہ 7

فہرست

• ہماری کامیابیاں (اداریہ)	4	• قیام نماز	18
• صحیفوں کی اشاعت (القرآن)	5	• دعاؤں کی قبولیت کے آداب وطریق	21
• اللہ سے کیا عہد پورا کر دکھایا (الحدیث)	5	• محترم صوفی بشارت الرحمان صاحب مرحوم	24
• اَحَدٌ قَدِیْمٌ قَائِمٌ بِوُجُوْدِہٖ (عربی منظوم کلام)	6	• جلسہ یوم خلافت زیر اہتمام مجلس انصاراللہ پاکستان	26
• زمانِ مکافات آید فراز (فارسی منظوم کلام)	6	• ریلوے انجن کی ایجاد سے دنیا میں انقلاب عظیم	27
• تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو (کلام الامام)	7	• بیٹوں کی ازدواجی زندگی میں باپ کا کردار	29
• حمد رب العلمین (اردو منظوم کلام)	8	• صحت مند زندگی کا ایک راز...... پیدل چلنا	31
• آنحضرت ﷺ کی ہمدردی مخلوق اور بلا امتیاز حسن سلوک	9	• نتائج مقابلہ مضمون نویسی برائے سہ ماہی اوّل	33
• دین کو دنیا پہ مقدم کرنا	11	• سستی اور اس کا علاج	34
• حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی مسرور کن یادیں	15	• مجالس انصاراللہ کی مساعی	37

فون نمبر 047-6212982 فیکس 047-6214631

مینیجر 0336-7700250

ویب: ansarullahpk.org

ای میل: ansarullahpakistan@gmail.com

magazine@ansarullahpk.org

ایڈیٹر: maa549@hotmail.com

مینیجر وپبلشر: عبدالمنان کوثر

پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ

کمپوزنگ: فرحان احمد ذکاء

اشاعت: دفتر انصاراللہ دارالصدر جنوبی، ربوہ

مطبع: ضیاء الاسلام پریس، چناب نگر

سالانہ چندہ: 300 روپے

فی پرچہ: 25 روپے

اداریہ

ہماری کامیابیاں

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 30؍مارچ 2012ء کو خطبہ جمعہ میں جماعتی و ذیلی تنظیموں کے عہدیداروں کو مخاطب ہو کر فرمایا:

"عہدیدار خاص طور پر نمازوں کی باجماعت ادائیگی میں اگر سستی نہ دکھائیں کیونکہ ان کی طرف سے بھی بہت سستی ہوتی ہے، اگر وہی اپنی حاضری درست کر لیں اور ہر سطح کے اور ہر تنظیم کے عہدیدار (بیت الذکر) میں حاضر ہونا شروع ہو جائیں تو (بیوت الذکر) کی رونقیں بڑھ جائیں گی اور بچوں اور نوجوانوں پر بھی اس کا اثر ہو گا، اُن کو بھی توجہ پیدا ہو گی۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ کسی کا رتبہ کسی عہدے کی وجہ سے نہیں ہے۔ دنیا کے سامنے تو بیشک کوئی عہدیدار ہو گا، اور اُس کا رتبہ بھی ہو گا لیکن اصل چیز خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنا ہے اور وہ اس ذریعے سے حاصل ہو گا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز معراج ہے۔ اس معراج کو حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔

پس پہلے عہدیدار اپنے جائزے لیں اور پھر اپنے زیرِ اثر بچوں، نوجوانوں اور لوگوں کو اس طرف توجہ دلائیں۔ ہماری کامیابی اُسی وقت حقیقت کا روپ دھارے گی جب ہر طرف سے آوازیں آئیں گی کہ نماز کے قیام کی کوشش کرو۔ ورنہ صرف یہ عقیدہ رکھنے سے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فوت ہو گئے، یا قرآنِ کریم کی کوئی آیت منسوخ نہیں ہے، یا تمام انبیاء معصوم ہیں یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وہی مسیح و مہدی ہیں جن کے آنے کی پیشگوئی تھی، تو اس سے ہماری کامیابیاں نہیں ہیں۔ ہماری کامیابیاں اپنی عملی حالتوں کو اُس تعلیم کے مطابق ڈھالنے میں ہیں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں دی۔ جس میں سب سے زیادہ اہم نماز کے ذریعے خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے۔ ورنہ ہمارا یہ دعویٰ بھی غلط ہے کہ شرک نہیں کروں گا۔ شرک تو کر لیا اگر اپنی نمازوں کی حفاظت نہ کی۔ اللہ تعالیٰ نے تو حکم دیا ہے کہ نمازیں پڑھو۔ نمازوں کے لئے آؤ۔ اگر نمازوں کی حفاظت نہیں ہے تو اس کا مطلب ہے کہ نماز کی جگہ کوئی اور متبادل چیز تھی جس کو زیادہ اہمیت دی گئی تو یہ بھی شرکِ خفی ہے"

القرآن

اللہ سے کیا عہد سچا کر دکھایا

مومنوں میں ایسے مرد ہیں جنہوں نے جس بات پر اللہ سے عہد کیا تھا اُسے سچا کر دکھایا۔ پس اُن میں سے وہ بھی ہے جس نے اپنی منت کو پورا کر دیا اور ان میں سے وہ بھی ہے جو ابھی انتظار کر رہا ہے اور انہوں نے ہرگز (اپنے طرزِ عمل میں) کوئی تبدیلی نہیں کی۔

(یہ اس لئے ہے) تا کہ اللہ سچوں کو ان کی سچائی کی جزا دے اور منافقوں کو اگر چاہے تو عذاب دے یا توبہ قبول کرتے ہوئے ان پر جھکے۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ (سورۃ الاحزاب 25،24)

(ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

حدیث نبوی ﷺ

اللہ سے کیا عہد پورا کر دکھایا

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ میرے چچا انس بن نضرؓ کو بدر میں شامل نہ ہو سکنے کا افسوس تھا۔ ایک دفعہ آپ نے کہا اے اللہ کے رسول اگر مجھے آئندہ موقع ملا تو میں اللہ کو دکھاؤں گا کہ میں کیا کرتا ہوں۔ چنانچہ میدان اُحد میں آپ نے مشکل حالات میں بہادری کے جوہر دکھائے۔ انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ ہم نے چچا کو ایسی حالت میں شہید پایا کہ 80 سے کچھ اوپر ان کو زخم آئے تھے۔ ان کی بہن نے انگلیوں کے نشان سے ان کو پہچانا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ آیت اسی قسم کے لوگوں کے لئے اتری ہے کہ مومنوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اللہ سے کئے عہد کو پورا کر دکھایا۔

(بخاری کتاب الجہاد حدیث نمبر: 2595)

عربی منظوم کلام

اَحَدٌ قَدِیْمٌ قَائِمٌ بِوُجُوْدِہٖ

اَللّٰہُ کَہْفُ الْاَرْضِ وَالْخَضْرَاءِ ❁ رَبٌّ رَّحِیْمٌ مَلْجَأُ الْاَشْیَاءِ
اللہ ہی پناہ ہے زمین اور آسمان کی۔ وہ ربّ رحیم ہے اور سب چیزوں کی جائے پناہ

بَرٌّ عَطُوْفٌ مَاْمَنُ الْغُرَمَاءِ ❁ ذُوْ رَحْمَۃٍ وَّتَبَرُّعٍ وَّعَطَاءِ
وہ حسنِ سلوک کرنے والا مہربان، مصیبت زدوں کے لئے جائے امن ہے۔ وہ رحمت و احسان اور بخشش والا ہے۔

اَحَدٌ قَدِیْمٌ قَائِمٌ بِوُجُوْدِہٖ ❁ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَا الشُّرَکَاءِ
وہ یگانہ، قدیم اور بغیر سہارے کے خود بخود قائم دائم ہے۔ نہ اس نے کوئی بیٹا بنایا ہے اور نہ ہی (اپنے) شریک

فارسی منظوم کلام

نیابی رہش جز پئے مصطفیٰ

فریبے مخور از زر و سیم و مال ❁ کہ ہر مال را آخر آید زوال
سونے، چاندی اور مال سے دھوکہ نہ کھا۔ کیونکہ آخر ہر مال پر زوال آجاتا ہے

نہ آوردہ ایم و نہ با خود بریم ❁ تہی آمدیم و تہی بگذریم
نہ ہم کچھ ساتھ لائے اور نہ ساتھ لے جائیں گے ۔خالی ہاتھ آئے تھے اور خالی ہاتھ چلے جائیں گے

الا تا نہ تابی سر از روئے دوست ❁ جہانے نیرز ز و یک موئے دوست
خبردار! دوست کی طرف سے منہ نہ موڑ، سارا جہان دوست کے ایک بال کی برابری نہیں کر سکتا

خدائیکہ جاں بر رہ او فدا ❁ نیابی رہش جز پئے مصطفیٰ
وہ خدا جس کی راہ میں ہماری جان قربان ہے اس کا راستہ تجھے مصطفیٰ ﷺ کی پیروی کے بغیر نہیں مل سکتا

کلام الامام

تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دُنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں اُن کے لئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔

یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پُھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعوئ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور اُن پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دُنیا اُن سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی۔ وہ آخر فتحیاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے اُن پر کھولے جائیں گے۔

خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بُزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے''

اُردو منظوم کلام

حمد ربّ العٰلمین

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدأالانوار کا — بن رہا ہے سارا عالم آئنہ اَبصار کا
چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بے کل ہو گیا — کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمال یار کا
اس بہار حسن کا دل میں ہمارے جوش ہے — مت کرو کچھ ذکر ہم سے تُرک یا تاتار کا
ہے عجب جلوہ تری قدرت کا پیارے ہر طرف — جس طرف دیکھیں وہی رہ ہے ترے دیدار کا
چشمہ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں — ہر ستارے میں تماشہ ہے تری چمکار کا
تو نے خود روحوں پہ اپنے ہاتھ سے چھڑکا نمک — اس سے ہے شور محبت عاشقان زار کا

کیا عجب تو نے ہر اک ذرہ میں رکھے ہیں خواص
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا

تیری قدرت کا کوئی بھی انتہا پاتا نہیں — کس سے کھل سکتا ہے پیچ اس عقدہ دشوار کا
خوبرویوں میں ملاحت ہے ترے اس حسن کی — ہر گل و گلشن میں ہے رنگ اس ترے گلزار کا
چشم مست ہر حسیں ہر دم دکھاتی ہے تجھے — ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا
آنکھ کے اندھوں کو حائل ہو گئے سو سو حجاب — ورنہ تھا قبلہ ترا رُخ کافر و دیندار کا
ہیں تیری پیاری نگاہیں دلبرا اک تیغ تیز — جن سے کٹ جاتا ہے سب جھگڑا غم اغیار کا
تیرے ملنے کے لئے ہم مل گئے ہیں خاک میں — تا مگر درماں ہو کچھ اس ہجر کے آزار کا
ایک دم بھی کل نہیں پڑتی مجھے تیرے سوا — جاں گھٹی جاتی ہے جیسے دل گھٹے بیمار کا

شور کیسا ہے ترے کوچہ میں لے جلدی خبر
خوں نہ ہو جائے کسی دیوانہ مجنوں وار کا

مکرم اطہر زعیم جاوید صاحب، دارالنور فیصل آباد

آنحضرتؐ کی ہمدردی مخلوق اور بلا امتیاز حسن سلوک

قرآن شریف میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو تمام نبیوں کا سردار اور آپؐ کی اُمت کو بہترین امت قرار دیا گیا ہے اس بلند مقام اور منصب کا سب سے بڑا تقاضا خدمت ہے۔ چنانچہ فرمایا "تم بہترین اُمت ہو جو لوگوں کے فائدہ کے لئے پیدا کی گئی ہے۔(سورۃ آل عمران: 111) یعنی بہترین ہونے کے لیے لازم ہے کہ وہ نافع الناس ہو۔ خدمت خلق کی صفت سے آراستہ ہو۔ پس آنحضرت ﷺ کے متبعین خدمت خلق کے ذریعہ سے واقعی طور پر اپنا بہترین ہونا ثابت کر سکتے ہیں۔ اس مضمون کو رسول کریم ﷺ نے یوں بھی بیان فرمایا کہ قوم کا سرداران کا خادم ہوتا ہے اور عمر بھر اس اصول پر کاربند ہو کر ایسا اسوۂ حسنہ پیش فرمایا کہ عقل انسانی محو حیرت ہے۔ آپ ﷺ نے کل بنی نوع کی خدمت کر کے کل عالم کا سردار ہونا ثابت کر دیا۔

حضرت خدیجہؓ نے پہلی وحی پر رسول کریم ﷺ کے اخلاق پر جو گواہی دی وہ آپ کی ہمدردی خلق سے عبارت ہے۔ انہوں نے عرض کیا تھا:

"خدا کی قسم اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ آپ تو رشتہ داروں کے حق ادا کرتے ہیں۔ غریبوں کا بوجھ اُٹھاتے ہیں۔ دنیا سے ناپید اخلاق اور نیکیاں قائم کرتے ہیں۔ مہمان نوازی کرتے اور حقیقی مصائب میں مدد کرتے ہیں"

(بخاری کتاب بدء الوحی)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں ایک دفعہ ایک شخص نے نبی کریمؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ کون لوگ اللہ کو سب سے پیارے ہیں؟ اور کونسے اعمال اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں؟ رسول کریم نے فرمایا اللہ کو سب سے پیارے وہ لوگ ہیں جو دوسروں کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچاتے ہیں۔ اور اللہ کو سب سے پسندیدہ عمل یہ ہے کہ انسان اپنے (مومن) بھائی کو خوش کرے یا اس کی تکلیف دور کرے یا اس کا قرض ادا کر دے یا اس کی بھوک دور کرے پھر فرمایا:

اگر میں خود ایک (مومن) بھائی کے ساتھ مل کر اس کی ضرورت پوری کروں تو یہ بات مجھے زیادہ پسند ہے بہ نسبت اس بات کے کہ میں مدینہ کی اس (بیت) میں ایک ماہ کا اعتکاف کروں۔ اور جو شخص اپنے غصہ کو روکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے عیبوں کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ اور جو شخص اپنے غصہ کو دبالیتا ہے۔ حالانکہ اگر وہ چاہتا تو وہ اپنی من مانی کر سکتا تھا۔ اللہ اس شخص کا دل قیامت کے دن اُمید سے بھر دے گا۔ اور جو شخص اپنے بھائی کے ساتھ اس کی ضرورت پوری کرنے کیلئے نکل کھڑا ہوتا ہے

اوراس کا کام کر کے دم لیتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ثابت قدم رکھے گا جس دن تمام قدم ڈگمگا رہے ہوں گے۔

(المعجم الکبیر طبرانی جلد 12 صفحہ 453 مطبع الوطن العربی)

رسول کریم ﷺ جابر دشمن کے مقابل پر بھی مظلوم کی مدد کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے۔ایک اجنبی ’’الاراشی‘‘ سے ابوجہل نے اونٹ خرید امگر قیمت کی ادائیگی میں پس وپیش کرنے لگا۔اراشی قریش کے مجمع میں آکر مدد کا طالب ہوا۔اور کہا کہ میں اجنبی مسافر ہوں۔کوئی ہے جو ابوجہل سے مجھے میرا حق دلائے وہ میرے مال پر قابض ہے۔سردارانِ قریش نے ازراہِ تمسخر رسول کریم ﷺ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔وہ شخص تمہیں ابوجہل سے حق دلا سکتا ہے۔اراشی رسول اللہ کے پاس جا کر دعائیں دیتے ہوئے کہنے لگا۔کہ آپ ابوجہل کے خلاف میری مدد کریں۔حضرت رسول کریمؐ اس کے ساتھ چل پڑے۔سردارانِ قریش نے اپنا ایک آدمی پیچھے بھجوایا تا کہ دیکھے ابوجہل کیا جواب دیتا ہے۔حضرت رسول کریمؐ نے اس کا دروازہ کھٹکھٹایا۔اس نے پوچھا کون ہے؟ آپ نے فرمایا میں محمد ہوں باہر آؤ۔آپ کو دیکھ کر ابوجہل کا رنگ فق ہو گیا۔آپ نے فرمایا میں یہاں سے واپس نہیں جاؤنگا۔جب تک اس کا حق ادا نہ ہو جائے۔ابوجہل اندر گیا اور اس شخص کی رقم لا کر اسے دے دی۔تب آپ واپس تشریف لائے۔ادھر اراشی نے واپس آکر سردارانِ قریش کی مجلس میں کہا کہ اللہ محمد کو جزائے خیر دے اس نے مجھے میرا مال دلوا دیا۔اتنے میں قریش کا بھیجا ہوا آدمی بھی واپس آ گیا اور کہنے لگا۔آج میں نے ایک عجیب نظارہ دیکھا ہے کہ ادھر محمد نے ابوجہل کو اراشی کا حق دینے کو کہا ادھر اس نے فوراً رقم لا کر ادا کر دی۔

تھوڑی دیر میں ابوجہل بھی اس محفل میں آ گیا۔سب اس سے پوچھنے لگے کہ تمہیں ہو کیا گیا تھا؟ ابوجہل نے کہا کہ جونہی میں نے محمد کی آواز سنی مجھ پر سخت رعب طاری ہو گیا۔پھر جب میں باہر آیا تو کیا دیکھا کہ محمد کے سر کے پاس خونخوار اونٹ ہے۔اگر میں انکار کرتا تو وہ اونٹ مجھے چیر پھاڑ کر رکھ دیتا۔

(السیرۃ النبویہ لابن ہشام جلد 1 صفحہ 389 دارالفکر بیروت)

حضرت رسول اللہؐ کے دل میں اپنی اُمت کے لئے بہت درد تھا۔حضرت عباس بن مرداس السلمیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں عرفات کی شام اپنی اُمت کے لئے بخشش کی دعا کی آپؐ کو جواب ملا کہ میں نے تیری اُمت کو بخش دیا۔سوائے ظالم کے۔ظالم سے مظلوم کا بدلہ لیا جائے گا۔رسول کریم ﷺ نے عرض کیا اے میرے رب! تو (یہ بھی تو کر سکتا ہے کہ) مظلوم کو (مظلومیت کے بدلے میں) جنت دے دے۔ظالم کو (اس کا ظلم) بخش دے۔اس شام آپؐ کو اس دعا کا جواب نہ ملا۔صبح کے وقت آپ نے پھر یہ دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی دعا کو قبول فرما لیا۔اس پر رسول اللہ (خوش ہو کر) مسکرانے لگے۔(سنن ابن ماجہ کتاب المناسک باب 56)

ترتیب: مکرم رانا غلام مصطفیٰ منصور صاحب

دین کو دنیا پر مقدم کرنا

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ: جان لو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل کود اور نفس کی خواہشات کو پورا کرنے کا ایسا ذریعہ ہے۔ جو اعلیٰ مقصد سے غافل کر دے اور سج دھج اور باہم ایک دوسرے پر فخر کرنا ہے اور اموال اور اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرنا ہے۔ (یہ زندگی) اس بارش کی مثال کی طرح ہے۔ جس کی روئیدگی کفار (کے دلوں) کو لبھاتی ہے۔ پس وہ تیزی سے بڑھتی ہے۔ پھر تُو اسے زرد ہوتا ہوا دیکھتا ہے۔ پھر وہ ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے اور آخرت میں سخت عذاب (مقدر) ہے نیز اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت اور رضوان بھی جبکہ دنیا کی زندگی تو محض دھوکے کا ایک عارضی سامان ہے (الحدید۔21)

آیت کریمہ بتاتی ہے کہ دنیا اور دنیاوی زندگی بے حقیقت ہے۔ اصل زندگی اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے لئے سب کچھ تیاگ دینے میں ہے۔ اپنی ضرورتوں اور خواہشات پر اللہ کی رضا اور اس کے احکامات کو مقدم کرنے میں ہی دائمی زندگی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''یہ حالت انسان کے اندر پیدا ہو جانا آسان بات نہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دینے کو آمادہ ہو جاوے مگر (رفقاء) کی حالت بتاتی ہے کہ انہوں نے اس فرض کو ادا کیا جب انہیں حکم ہوا کہ اس راہ میں جان دے دو۔ پھر وہ دنیا کی طرف نہیں جھکے۔ پس یہ ضروری امر ہے کہ تم دین کو دنیا پر مقدم کرلو''

پھر حضورؑ فرماتے ہیں:

''میں سچ کہتا ہوں کہ اصل مراد تب ہی حاصل ہوتی ہے۔ جب سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو اور درحقیقت دنیا پر دین کو مقدم کر دے۔ یاد رکھو مخلوق کو انسان دھوکہ دے سکتا ہے اور لوگ یہ دیکھ کر کہ پنجوقتہ نماز پڑھتا ہے یا اور نیکی کے کام کرتا ہے۔ دھوکہ کھا سکتے ہیں مگر خدا تعالیٰ دھوکہ نہیں کھا سکتا۔ اس لئے اعمال میں ایک خاص اخلاص ہونا چاہیے۔ یہی ایک چیز ہے جو اعمال میں صلاحیت اور خوبصورتی پیدا کرتی ہے''

نیز فرمایا:

''دین اور دنیا ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ سوائے اس حالت کے جب خدا چاہے تو کسی شخص کی فطرت کو ایسا سعید بنائے کہ وہ دنیا کے کاروبار میں پڑ کر بھی اپنے دین کو مقدم رکھے۔ ایسے شخص بھی دنیا میں ہوتے ہیں۔

چنانچہ ایک شخص کا ذکر تذکرۃ الاولیاء میں ہے کہ ایک شخص ہزار ہا روپیہ کے لین دین کرنے میں مصروف تھا۔ ایک ولی اللہ نے اس کو دیکھا اور کشفی نگاہ اس پر ڈالی تو اسے معلوم ہوا کہ اس کا دل باوجود اس قدر لین دین روپیہ کے خدا تعالیٰ سے ایک دم غافل نہ تھا۔ ایسے ہی آدمیوں کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ (النور 38) ترجمہ: کوئی تجارت اور خرید و فروخت ان کو غافل نہیں کرتی۔ اور انسان کا کمال بھی یہی ہے کہ دنیوی کاروبار میں بھی مصروف رہے اور پھر خدا کو بھی نہ بھولے۔ وہ ٹٹو کس کام کا ہے۔ جو بوقت بوجھ لادنے کے بیٹھ جاتا ہے اور جب خالی ہو تو خوب چلتا ہے۔ وہ قابل تعریف نہیں۔ وہ فقیر جو دنیوی کاموں سے گھبرا کر گوشہ نشین بن جاتا ہے۔ وہ ایک کمزوری دکھلاتا ہے۔ (دین حق) میں رہبانیت نہیں۔ ہم کبھی نہیں کہتے کہ عورتوں کو اور بال بچوں کو ترک کر دو اور دنیوی کاروبار چھوڑ دو۔ نہیں بلکہ ملازم کو چاہیئے کہ وہ اپنی ملازمت کے فرائض ادا کرے اور تاجر اپنی تجارت کے کاروبار کو پورا کرے لیکن دین کو مقدم رکھے''

پھر حضورؑ فرماتے ہیں:

''دین کو دنیا پر مقدم رکھنا نہایت مشکل امر ہے۔ کہنے کو تو انسان کہہ لیتا ہے اور اقرار بھی کر لیتا ہے۔ مگر اس کا پورا کرنا ہر ایک کا کام نہیں۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا اس طرح سے پہچانا جاتا ہے کہ جب انسان کا دنیوی مال میں نقصان ہو تو کس قدر درد اس کے دل کو پہنچتا ہے اور اس کے بالمقابل جب کسی دینی امر میں نقصان ہو جائے تو پھر کس قدر درد اس کے دل کو ہوتا ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ اس شناخت کے واسطے اپنے دل کو ہی ترازو بنائے۔ کہ دنیوی نقصان کے واسطے وہ کس قدر بے قرار ہوتا ہے اور چیختا چلاتا ہے اور پھر دینی نقصان کے وقت اس کا کیا حال ہوتا ہے؟ بد ہے وہ شخص جو دوسرے کو دھوکہ دیتا ہے۔ مگر بدتر وہ ہے جو اپنے آپ کو بھی دھوکا دیتا ہے دین کو مقدم نہیں کرتا اور خیال کرتا ہے کہ میں دین کو مقدم کئے ہوئے ہوں۔ وہ سچے طور پر خدا تعالیٰ کا فرمانبردار نہیں بنا اور ظن کرتا ہے کہ میں (مومن) ہوں۔ جو شخص دوسرے پر ظلم کرتا ہے ممکن ہے وہ ظلم کر کے بھاگ جائے اور اس طرح اپنے آپ کو بچائے۔ مگر وہ جس نے اپنی جان پر ظلم کیا وہ کہاں بھاگ کر جائے گا اور اس ظلم کی سزا سے کس طرح بچ سکے گا۔ مبارک وہ جو دین کو اور خدا تعالیٰ کو سب چیزوں پر مقدم رکھتا ہے۔ کیونکہ خدا بھی اسے مقدم رکھتا ہے''

پھر حضورؑ فرماتے ہیں:

''بیعت کے وقت جو اقرار کیا جاتا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ یہ اقرار خدا کے سامنے اقرار ہے اب چاہیے کہ اس پر موت تک خوب قائم رہے ورنہ سمجھو کہ بیعت نہیں کی۔ اور اگر قائم ہو گے تو اللہ تعالیٰ دین و دنیا میں برکت دے گا اپنے اللہ کے منشاء کے مطابق پورا تقویٰ اختیار کرو۔ زمانہ نازک ہے قہر الٰہی نمودار ہو رہا ہے۔ جو

اللہ تعالیٰ کی مرضی کے موافق اپنے آپ کو بنالے گا وہ اپنی جان اور اپنی آل و اولاد پر رحم کرے گا۔‘‘

پھر حضورؓ فرماتے ہیں:

’’جب انسان یہ اقرار کرتا ہے کہ میں تمام گناہوں سے بچوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ تو اس کے یہ معنے ہیں کہ اگر چہ مجھے اپنے بھائیوں، رشتہ داروں اور سب دوستوں سے قطع تعلق ہی کرنا پڑے۔ مگر میں خدا تعالیٰ کو سب سے مقدم رکھوں گا۔ اور اسی کیلئے اپنے تعلقات چھوڑتا ہوں ایسے لوگوں پر خدا تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے۔ کیونکہ انہیں کی توبہ دلی توبہ ہوتی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول نوراللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں:

’’لا الٰہ الا اللہ کے کہنے میں ہم سب یہ اقرار کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود محبوب اور مطاع نہ ہوگا اور کوئی غرض و مقصد اللہ تعالیٰ کے اس راہ میں روک نہ ہوگی۔ اس امام نے اس مطلب کو ایک اور رنگ میں ادا کیا ہے۔ کہ ہم سے یہ اقرار لیتا ہے ’’دین کو دنیا پر مقدم کروں گا‘‘ اب اس اقرار کو مدنظر رکھ کر اپنے عمل درآمد کو سوچ لو کہ کیا اللہ تعالیٰ کے احکام اور امر و نواہی مقدم ہیں یا دنیا کے اغراض و مطالب؟ اس اقرار کا منشاء یہ ہے کہ ساری جزئیں اللہ کے خوف کی اور حصول مطالب کی، امید کی اللہ تعالیٰ کے سوا نہ رہیں یعنی خوف ہو تو اسی سے امید ہو تو اسی سے! وہی معبود ہو۔ اسی کی عظمت و جبروت کا خوف ہو جس سے اطاعت کو جوش پیدا ہو۔ ایسی اطاعت اور عبادت روح میں ایک تذلل اور انکساری پیدا کرے گی جس سے سرور اور لذت پیدا ہوگی اور عملی زندگی کو قوت ملے گی‘‘

پھر حضور فرماتے ہیں:

’’ہماری جماعت امام کے ہاتھ پر معاہدہ کرتی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ رنج میں راحت میں عسر میں یسر میں قدم آگے بڑھاؤں گا۔ بغاوت اور شرارت کی راہوں سے بچنے کا اقرار کرتا ہے۔ غرض ایک عظیم والشان معاہدہ ہوتا ہے پھر دیکھا جاوے کہ نفسانی اغراض اور دنیوی مقاصد کی طرف قدم بڑھاتا ہے۔ یا دین کو مقدم کرتا ہے، عامہ مخلوقات کے ساتھ نیکی اور (مومنوں) کے ساتھ خصوصاً نیکی کرتا ہے یا نہیں۔ ہر امر میں خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھے۔

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو بھی ایسے جانثار مخلصین عطا فرمائے ہیں جو دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے رب ذوالجلال کی رضا کی خاطر اپنی عزیز جان تک قربان کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔ ایک ایسے ہی باوفا کی عظیم الشان قربانی کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’دیکھو مولوی عبداللطیف صاحب شہید اسی بیعت کی وجہ سے پتھروں سے مارے گئے۔ ایک گھنٹہ تک برابر

ان پر پتھر برسائے گئے۔حتیٰ کہ ان کا جسم پتھروں میں چھپ گیا۔مگر انہوں نے اُف تک نہ کی۔ایک چیخ نہ ماری۔بلکہ ان کو اس ظالمانہ کارروائی سے پیشتر تین بار خود امیر نے اس امر سے توبہ کرنے کے واسطے کہا اور وعدہ کیا کہ اگر تم توبہ کرو تو معاف کردیا جاوے گا اور پیشتر سے زیادہ عزت اور عہدہ عطا کیا جاوے گا۔مگر وہ تھا کہ خدا کو مقدم کیا اور کسی دکھ کی جو خدا کے واسطے اُن پر آنے والا تھا پروانہ کی اور ثابت قدم رہ کر ایک نہایت عمدہ زندہ نمونہ اپنے کامل ایمان کا چھوڑ گئے۔وہ بڑے فاضل، عالم اور محدّث تھے۔سنا ہے کہ جب ان کو پکڑ کر لے جانے لگے تو ان سے کہا گیا کہ اپنے بال بچوں سے مل لو ان کو دیکھ لو۔مگر انہوں نے کہا کہ اب کچھ ضرورت نہیں۔یہ ہے بیعت کی حقیقت اور غرض و غایت"

سیدنا حضرت مصلح موعود نوراللہ مرقدہٗ دین کے ایسے جانثاروں کو جو ہر دور میں آسمان احمدیت پر روشن ستارے بن کر چمکتے رہے اور جنہوں نے اپنی زندگیوں کا ہر لمحہ دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے بسر کیا یعنی عہد بیعت ہر آن ان کے پیش نظر رہا، مخاطب ہوتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! ایک دفعہ پھر اس نوبت کو اس زور سے بجاؤ کہ دنیا کے کان پھٹ جائیں۔ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں اور فرشتے بھی کانپ اٹھیں۔تاکہ تمہاری دردناک آوازیں اور تمہارے نعرہ ہائے تکبیر اور نعرہ ہائے شہادت توحید کی وجہ سے خدا تعالیٰ زمین پر آجائے اور پھر خدا تعالیٰ کی بادشاہت اس زمین پر قائم ہوجائے۔اسی غرض کے لئے میں نے تحریک جدید کو جاری کیا ہے اور اسی غرض کے لئے میں تمہیں وقف کی تعلیم دیتا ہوں۔سیدھے آؤ اور خدا کے سپاہیوں میں داخل ہوجاؤ۔محمد رسول اللہ ﷺ کا تخت آج مسیح نے چھینا ہوا ہے۔تم نے مسیح سے چھین کر پھر وہ تخت محمد رسول اللہ ﷺ کو دینا ہے۔اور محمد رسول اللہ ﷺ نے وہ تخت خدا کے آگے پیش کرنا ہے۔اور خدا تعالیٰ کی بادشاہت دنیا میں قائم ہونی ہے۔پس میری سنو اور میری بات کے پیچھے چلو کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ خدا کہہ رہا ہے۔میری آواز نہیں ہے۔میں خدا کی آواز تم کو پہنچا رہا ہوں۔تم میری مانو! خدا تمہارے ساتھ ہو، خدا تمہارے ساتھ ہو خدا تمہارے ساتھ ہو اور تم دنیا میں بھی عزت پاؤ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ"

اللہ تعالیٰ ہمیں دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے اپنے بے انتہا فضلوں اور رحمتوں کا وارث بنائے۔(آمین)

تحریر: مکرم رشید احمد صاحب سابق سفیر پاکستان
اردو ترجمہ: مکرم طارق حیات صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی مسرور کن یادیں

ایم ٹی اے پر سورۃ النور کی آیت 56 کی پرسوز تلاوت ہر احمدی کے لئے روحانی مسرتوں کا سامان مہیا کرتی ہے۔ خلافت کی صورت میں جماعت احمدیہ کے لئے خدا تعالیٰ کی عظیم نعمت کا وعدہ ہر احمدی کے جسم و روح میں شکر کے جذبات پیدا کرنے والا ہوتا ہے۔ یہ وعدہ دراصل خلافت احمدیہ کے ذریعہ آنحضورﷺ کے فیض اور آپ ہی کے زمانہ کے قیامت تک جاری رہنے کا اعلان ہے۔ ہم نے اس دور میں بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے وجود میں اس دائمی خلافت کا آغاز مشاہدہ کیا جو الٰہی نوشتوں کے عین مطابق چودھویں صدی ہجری کے سر پر مبعوث ہوئے۔ لاریب یہ اصدق الصادقین، خاتم النبیینﷺ کے آفاقی کلام کی صداقت کا اظہار ہے۔

❁ دنیا دیکھ رہی ہے کہ آج خلافت احمدیہ اپنے پانچویں امام ہمام کے زیر سایہ ترقیات کی منازل طے کرتی جا رہی ہے۔ پس یہ ہم سب پر واجب ہے کہ ہم حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کی آسمانی آواز پر لبیک کہیں۔ خدا تعالیٰ کی حمد و شکر کے ترانے گائیں جس نے ہمیں صد سالہ جوبلی منانے کی توفیق دی تا کہ ترقیات کا یہ سفر آئندہ سو سال بلکہ ہزار سال تک جاری رہے۔

❁ خلافت کی صد سالہ تاریخ کے مشاہدہ اور ہمارے تجربہ نے ہمارے یقین محکم کو پختہ تر کر دیا ہے کہ یہ تمام خلفاء خود خدا تعالیٰ کا ہی انتخاب ہیں۔ نیز ہم بہ بانگ دہل اعلان کر سکتے ہیں کہ خلفائے احمدیت کے ربانی وجودوں کو ایک خاص دست مسیحائی ودیعت کیا جاتا ہے۔ یہ خدا رسیدہ ہستیاں وہ آفاقی قوتیں لئے ہوئے ہوتی ہیں جن سے وہ عوام الناس کو مسحور کر دیا کرتی ہیں۔ بلاشبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے جانشین اسی ہادی برحق، احمد مجتبیٰﷺ کے چشمہ اصفیٰ سے پینے اور پلانے والے ہیں۔ خلفائے احمدیت ہر مرد و زن کیلئے تعلق باللہ کے میدانوں میں خضر راہ ثابت ہوتے ہیں۔ خلفاء اپنے متبعین کی روحانی، علمی و اخلاقی رفعتوں کے سامان کرتے ہیں۔ زہے نصیب کہ ہم خلافت احمدیہ سے منسلک ہیں، اور ہم اسی سفر سعادت میں پیش از بیش رفتار سے آگے بڑھتے چلے جائیں گے اگر ہم کلی طور پر خود کو خلیفۃ المسیح اور خلافت احمدیہ سے وابستہ کر لیں گے۔

❁ خلافت احمدیہ کی صد سالہ تقریبات کے موقع پر مجھے ان دو برسوں کی خوشگوار ترین یادیں پھر سے ستانے لگیں جب میں 60-1958 میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں زیر تعلیم تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب میں حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کے شفقت بھرے محفوظ پروں کے نیچے تھا۔ آپ ہمارے پرنسپل بھی تھے اور میرے پولیٹیکل سائنس کے استاد بھی تھے۔ بعد ازاں آپ ہم سب کے روحانی پیشوا، خلیفۃ المسیح الثالث منتخب ہو گئے۔ معزز قارئین! میں اقرار کروں گا کہ اس دور میں مجھے اس نافلہ

موعود، ابن مصلح موعود رحمہ اللہ کی خداداد صلاحیتوں، پارسائی، حسین ظاہر و باطن کا کماحقہ ادراک نہ تھا۔ بلا شبہ اس اتقیاء و اصفیاء ایسے چال چلن اور شخصیت نے ہی آپ کو خدا کا پیارا وجود بنا دیا تھا۔ ان مہ و سال میں حضور رحمہ اللہ کے بطور استاد و پرنسپل بے شمار واقعات ہوتے رہے لیکن چند ایسے ہیں کہ گردش دوراں بھی ان کی یاد و تر و تازگی محو نہیں کر سکی ہے۔ مجھ پر آپ کا سب سے طاقتور تاثر یہ ہے کہ آپ غیر معمولی صاحب بصیرت انسان تھے۔ مثلاً تعلیمی سال کے اختتامی دنوں میں آپ نے ایک شام نہایت سادگی اور بے تکلفی سے فرمایا کہ ”رشید احمد! سالانہ امتحان سر پر ہیں، تم ایک بہت اچھے طالب علم ہو، تاہم میں دیکھتا ہوں کہ تمہاری کمر فرسٹ ڈویژن کی طرف ہے اور منہ سیکنڈ ڈویژن کی طرف ہے۔“ آپ کی اس پیش خبری کا مکمل ظہور نہ صرف میرے بی اے کے نتائج میں سامنے آیا بلکہ ایم اے کا نتیجہ بھی اس سے مختلف نہ تھا۔ میری تعلیم الاسلام کالج میں سیکنڈ ڈویژن اور دوسری پوزیشن آئی اور بعد ازاں 1962ء میں پنجاب یونیورسٹی میں ایم اے کے امتحان میں میری دوسری پوزیشن اور سیکنڈ ڈویژن تھی۔ میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے وظیفہ کا حقدار ٹھہرا کہ گورنمنٹ کالج لاہور سے انگریزی میں ایم اے کرسکوں۔ میں اس وظیفہ ملنے کو اپنے محترم استاد کی پیش گوئی میں مذکور ”فرسٹ ڈویژن“ سے تعبیر کیا کرتا تھا۔ مزید برآں حضور رحمہ اللہ کی یہ پیش گوئی میرے حق میں تعلیمی اور عملی میدانوں میں بھی عجیب در عجیب رنگ میں پوری ہوتی رہی۔

۞ تعلیم الاسلام کالج کے موقر رسالہ ”المنار“ کے انگریزی حصہ کی ادارت کے عرصہ میں ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس کو بھلا دینا شائد میرے لئے ناممکن ہے کیونکہ اس واقعہ سے میرے محبوب آقا کی خداداد صفت عفو کی گہری جھلک ملتی ہے۔ ہوا یوں کہ میں نے ایک اداریہ لکھا جس میں ربوہ شہر میں رہائش کے فوائد اُجاگر کرنے کے لئے بعض مشکلات کا بھی تذکرہ کر دیا۔ مگر بدقسمتی سے میری قلمی و علمی ناتجربہ کاری نے وہ مفہوم پیدا نہ کیا جو مضمون کا اصل مقصود تھا۔ میری شکایت ہوئی اور نتیجۃً میں ایک روز محترم پرنسپل صاحب کی ناراض نگاہوں کا مرکز بنا بیٹھا تھا۔ آپ نے اپنے میز کی دراز سے رسالہ نکالا، میرے سامنے رکھا اور صرف اتنا فرمایا کہ ”دیکھ لو، تم نے کیا لکھا ہے!“ پھر چند منٹ کی اعصاب شکن مکمل خاموشی ہوئی اور میں آپ کے دفتر سے باہر نکل آیا۔ تب میں ذہنی طور پر اتنا متاثر ہوا کہ کلاس روم جانا چھوڑ دیا حتیٰ کہ پولیٹیکل سائنس کے لیکچرز سے بھی غیر حاضر ہونے لگا۔ میں اپنی مسلسل غیر حاضری کے تیسرے دن، ایک تپتی دوپہر، فضل عمر ہوسٹل کے اپنے اجتماعی کمرے میں چارپائی پر بے سدھ پڑا تھا، تب اچانک اور بالکل غیر متوقع طور پر میرے طویل القامت، حسین، خوش و خرم پرنسپل صاحب اندر داخل ہوئے، آپ نے بھورے رنگ کی اچکن اور قراقلی ٹوپی پہنی ہوئی تھی، میں اپنے تخیل میں آج بھی سوچتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ آپ کی آمد یوں ہوئی تھی کہ گویا کسی فرشتہ کا نزول ہے۔ آپ نے مجھے فرمایا کہ تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ نہاؤ اور میرے ساتھ کالج چلو۔ قارئین کرام! میرے پرنسپل صاحب تو بہت معاف کرنے والے تھے۔ یوں میں اگلے تمام برسوں میں آپ کی شفقتوں کا مورد بنا رہا۔

۞ پھر مجھے 28 دسمبر 1973ء کی وہ شام نہیں بھولتی جب میں نے اپنے دفتر میں مصروف کار آپ کے پرائیویٹ

سیکرٹری صاحب سے درخواست کی کہ میں حضور رحمہ اللہ سے ملنا چاہتا ہوں۔اس مشفق ومہربان انسان نے مجھے نظر بھر کر دیکھا اور کہا ابھی اس دفتر میں ہی کچھ انتظار کرلو کیونکہ ابھی حضور رحمہ اللہ قصر خلافت سے نکلیں گے اور اس صحن سے گزر کر دفتر کے سامنے والے دروازہ سے داخل ہونگے۔اور آپ کو صرف اتنا ہی وقت مل سکتا ہے۔جتنے وقت میں حضور قصر خلافت سے اپنے دفتر داخل ہوں گے۔میں جذبات سے مغلوب ہوگیا،اور طرح طرح کی مسرتوں نے مجھے گھیر لیا۔پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے جب دروازہ کھولا تو میں دیوانوں کی طرح دوڑ کر حضور کی طرف بڑھا،مجھے آج بھی وہ نظارہ روحانی خوشی دیتا ہے جب بلند قامت،وجیہہ،مجسم جمال خلیفۃ المسیح براؤن اچکن اور چمکتی سفید پگڑی پہنے تشریف لا رہے تھے۔صحن کے قریباً وسط میں ہی حضور رحمہ اللہ نے مجھے گلے لگالیا۔آپ نے مجھے ساتھ لے جاکر پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ''رشید صاحب ابھی تک غیر شادی شدہ ہیں۔بہت سے اچھے خاندان سے ہیں۔ان کا فلاں خاندان سے رابطہ کروادیں'' پھر آپ نے مجھے ڈھیروں دعاؤں سے نوازا اور جلسہ سالانہ پر آئے ہوئے احمدیوں کے وفود سے ملاقات کے لئے تشریف لے گئے۔

❁ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ سے میری آخری ملاقات 1980 میں لاہور میں ہوئی تھی۔تب حضور رحمہ اللہ نے مغرب کی نماز کی امامت کروائی اور ایک مختصر سی مجلس عرفان میں رونق افروز ہوئے،اس میں آپ نے دیگر پرحکمت باتوں کے علاوہ سویابین اور شہد کے فوائد پر مدلل گفتگو فرمائی تھی۔مجلس عرفان کے بعد آپ نے اپنے پرائیویٹ سیکرٹری مکرم مرزا انس احمد صاحب کو فرمایا کہ وہ مجھے اوپر کی منزل پر لے چلیں۔جہاں میں نے دیکھا کہ حضور رحمہ اللہ نے نہایت اطمینان اور سکون کے ساتھ اپنی پگڑی اتاری،اپنی اچکن کے بٹن ڈھیلے کئے،اور میرے سوال کے جواب میں قومی اسمبلی کی کارروائی نہایت اختصار مگر جامعیت کے ساتھ بیان فرمائی۔اس کارروائی کے بعد احمدیوں کو پہلے سے طے شدہ فیصلہ کے مطابق غیر مسلم قرار دیا گیا تھا۔پھر حضور رحمہ اللہ نے پیدروآباد سپین میں بشارت مسجد کے سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب کا احوال سنایا،اثنائے کلام میں میرے آقا نے خوشی کے جذبات سے مامور ہوکر نہایت سادگی سے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ ان تقریبات کے اختتام تک حضرت بیگم صاحبہ نے اپنی جیب میں موجود آخری سکہ بھی اہل علاقہ کے اس ہجوم میں بانٹ دیا تھا جو خلیفہ اور اس کے وفد کو دیکھنے جمع ہوگیا تھا۔

❁ 1982 کے بعد میں ہمیشہ اپنے دوستوں کو نہایت تاسف سے بتایا کرتا تھا میرے پاس اپنے پرنسپل،استاد محترم اور خلیفۃ المسیح کی کوئی بھی تصویر یا یادگار نہیں ہے۔1998 میں میرے محترم کلاس فیلو مکرم مرزا انس احمد صاحب نے میری محرومی کا احساس کرتے ہوئے مجھے حضور رحمہ اللہ کی وہ مشہور،بھورے رنگ کی اچکن عطا فرمائی جو آپ کالج میں بطور پرنسپل زیب تن فرمایا کرتے تھے۔دعا ہے کہ خدا تعالیٰ حضور رحمہ اللہ کو جنت الفردوس میں اپنا خاص الخاص قرب اور بلند ترین درجات عطا فرماتا چلا جائے۔آمین

مکرم نذیر احمد سانول صاحب، سرگودھا

قیام نماز

ہو گی بروز حشر نمازوں کی پوچھ گچھ بخشش کے واسطے بڑا سامان ہے نماز
کرتی ہے فرق مومن و مشرک کے درمیاں آسان اور سادہ سی پہچان ہے نماز

اللہ جل شانہ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

''میں یقیناً اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس تو میری ہی عبادت کر، اور میرے ذکر کے لئے نماز قائم کر''(طٰہٰ :15)

نماز کی برکت: نماز کی روحانی اور جسمانی برکات حدیث شریف میں اس طرح بیان ہوئی ہیں:

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کیا تم سمجھتے ہو کہ اگر کسی کے دروازے کے پاس سے نہر گزر رہی ہو اور وہ اس میں دن میں پانچ بار نہائے تو اس کے جسم پر کوئی میل رہ جائے گی؟ صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! کوئی میل نہیں رہے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا، یہی مثال ان پانچ نمازوں کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ گناہ معاف کرتا ہے اور کمزوریاں دور کر دیتا ہے۔

نماز کو ہرگز ضائع نہ کریں: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اپنے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت اور عظمت کا سلسلہ جاری رکھیں اور اس کے لئے نماز سے بڑھ کر اور کوئی شے نہیں ہے۔ کیونکہ روزے تو ایک سال کے بعد آتے ہیں۔ اور زکوٰۃ صاحب مال کو دینی پڑتی ہے۔ مگر نماز ہے کہ ہر ایک (حیثیت کے آدمی) کو پانچوں وقت ادا کرنی پڑتی ہے اسے ہرگز ضائع نہ کریں۔ اسے بار بار پڑھو اور اس خیال سے پڑھو کہ میں ایسی طاقت والے کے سامنے کھڑا ہوں کہ اگر اس کا ارادہ ہو تو ابھی قبول کر لیوے۔ اُسی حالت میں بلکہ اسی ساعت میں بلکہ اُسی سیکنڈ میں۔ کیونکہ دوسرے دنیاوی حاکم تو خزانوں کے محتاج ہیں۔ اور ان کو فکر ہوتی ہے کہ خزانہ خالی نہ ہو جاوے اور ناداری کا ان کو فکر لگا رہتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کا خزانہ ہر وقت بھرا بھرایا ہے۔ جب اس کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو صرف یقین کی حاجت ہوتی ہے۔ اسے اس امر پر یقین ہو کہ میں ایک سمیع علیم اور خبیر اور قادر ہستی کے سامنے کھڑا ہوا ہوں اگر اسے مہر آجاوے تو ابھی دے دیوے۔ بڑی تضرع سے دعا کرے۔ نا امید اور بدظن ہرگز نہ ہووے اور اگر اسی طرح کرے تو (اس راحت کو) جلدی دیکھ لے گا۔ اور خدا تعالیٰ کے اور اور فضل بھی شامل حال ہوں گے اور خود خدا بھی ملے گا تو یہ طریق ہے جس پر

کاربند ہونا چاہئے“

لغزش بہت بڑی ہے اگر رہ گئی نماز پرسش بہت کڑی ہے اگر رہ گئی نماز
چھوٹی خطا نہ جان تو ترک نماز کو سب سے یہی بڑی ہے اگر رہ گئی نماز

نماز معاف نہیں ہے: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”نمازوں کو باقاعدہ التزام کے ساتھ پڑھو بعض لوگ صرف ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں۔وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں، یہاں تک کہ پیغمبروں تک کو معاف نہیں ہوئیں۔ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک نئی جماعت آئی۔انہوں نے نماز کی معافی چاہی۔آپ ﷺ نے فرمایا جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب کچھ نہیں“

نماز پاکیزگی عطا کرتی ہے:

نماز دعا ہے اور اس سے دین کا مغز پورا ہوتا ہے اور شریعت کی غرض پوری ہوتی ہے اور اس میں بندہ اپنی کمزوریوں کی معافی کی درخواست اللہ تعالیٰ سے کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت کو طلب کرتا ہے چنانچہ دوسری جگہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔(العنکبوت:5) یعنی قرآن کریم کی تلاوت کر اور نماز با جماعت ادا کر یقیناً نماز اُن بُری باتوں سے بھی کہ جو انسان کی ذات سے تعلق رکھتی ہیں اور ان سے بھی کہ جو سوسائٹی پر گراں گذرتی ہیں روکتی ہے۔اس آیت سے ظاہر ہے کہ نماز کو ایک رسم کے طور پر مقرر نہیں کیا گیا بلکہ یہ عبادت اس طرح بنائی گئی ہے کہ اس کا لازمی نتیجہ بدی سے نفرت ہوتا ہے اور اندرونی پاکیزگی اس سے حاصل ہوتی ہے۔

یہ الفاظ استعمال فرما کر کہ نماز بدی سے روکتی ہے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ نماز میں یہ ذاتی خوبی ہے کہ وہ بدی سے روکتی ہے۔پس جس شخص کو باوجود نماز پڑھنے کے بدی سے نفرت پیدا نہ ہو اُس کی نماز میں ضرور نقص ہے اور...... میں اسی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ متقی صرف رسمی طور پر نماز نہیں ادا کرتے بلکہ ان کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ اُن کی نماز کھڑی ہو جائے یعنی وہ اُن کی روحانیت کے لئے بطور سہارے کے بن جائے جس طرح ٹیک اور سہارے جب تک اپنی جگہ پر کھڑے رہیں چھتوں کو کھڑا رکھتے ہیں اسی طرح نماز جب کامل ہو جائے تو متقی کے تقویٰ کو سہارا دے کر اپنی جگہ پر کھڑا رکھتی ہے پس صرف نماز پڑھنے پر تسلی نہیں پانی چاہئے بلکہ نماز کو کھڑا کرنا چاہئے تا کہ اس کے سہارے پر انسان کا تقویٰ بھی کھڑا رہے۔

نماز کو ہی اپنا وظیفہ بنالیں: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:

”اللہ تعالیٰ کے حق کے بارے میں آپؐ نے فرمایا کہ **اللہ کا سب سے بڑا حق یہ ہے کہ اس کی عبادت کی جائے اور**

بے غرض ہو کر عبادت کی جائے ۔ یہ نہیں کہ جب کسی مشکل میں یا مصیبت میں گرفتار ہو گئے یا پڑ گئے تو اللہ کو یاد کرنا شروع کر دیا اور جب آسائش کے، آسانی کے دن آئے، ہر قسم کی فکروں سے آزاد ہو گئے تو دنیا میں ڈوب گئے اور خدا کو بھول گئے ۔ یہ نہیں ہونا چاہئے ۔ یہ نہ ہو کہ اس بات کا خیال ہی نہ رہے کہ ہمارا ایک خدا ہے جس نے ہمیں پیدا کیا ہے اور سب نعمتوں سے ہمیں نوازا ہے ۔ پس ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ رکھیں اور عبادت کا جو بہترین ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے وہ پنجوقتہ نمازیں ہیں ۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ۔ (طٰہٰ :15) یقیناً میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا اور کوئی معبود نہیں، پس میری عبادت کر اور میرے ذکر کے لئے نماز کو قائم کر ۔ پس اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرما دیا کہ میری عبادت اور میرا ذکر نماز کو قائم کرنے سے ہی ہو گا ۔ اور نماز کو قائم کرنا یہ ہے کہ باقاعدہ پانچ وقت نماز پڑھی جائے اور مردوں کے لئے حکم ہے کہ باجماعت نماز پڑھی جائے ۔ عورتیں تو نماز گھر میں پڑھ سکتی ہیں ۔

یاد رکھیں نماز کی اہمیت اللہ تعالیٰ نے اس قدر فرمائی ہے کہ فرمایا کہ نماز چھوڑنے والوں پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے ۔ پس ہر احمدی کو اپنی نمازوں کی بہت زیادہ حفاظت کرنی چاہئے ۔ جو بھی حالات ہوں، نمازوں کی طرف خاص طور پر توجہ دیں ۔ اگر آپ نماز پڑھنے والے ہوں گے تو خدا تعالیٰ سے آپ کا براہ راست تعلق پیدا ہو گا ۔ نہ آپ کو کسی اور وظیفہ کی ضرورت ہے، نہ کسی اور ورد کی ضرورت ہے، نہ کسی پیر فقیر کے پاس جانے کی ضرورت ہے ۔ نماز کو ہی اپنا وظیفہ اور ورد بنا لیں“

نمازوں کی حفاظت کریں: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”اپنی نمازوں کی حفاظت کریں اور اپنے گھروں کی نمازوں کی بھی حفاظت کریں ۔ اور گھروں کی نمازوں کی حفاظت یہی ہے کہ اپنے بچوں کو دیکھیں، خاص طور پر لڑکوں کو جو خدام کی عمر کو پہنچے ہیں اگر چہ خدام الاحمدیہ بھی اس طرف توجہ کر رہی ہے لیکن اگر انصار والدین ان کی نگرانی نہیں کریں گے تو اس کا اتنا اثر نہیں ہو گا ۔ اس لئے ساری تنظیمیں جو بنائی گئی ہیں ان کا مقصد یہ تھا کہ ہر تنظیم اپنی اپنی ذمہ داری سمجھے ۔ اگر لجنہ میں کمی ہے تو انصار سے پوری ہو، اگر انصار میں کمی ہے تو خدام سے پوری ہو، خدام کی کمی ہے تو انصار پوری کریں ۔ ایک دوسرے کی مدد کر رہے ہوں اور جب پھر جماعتی طور پر کمزوری ہے تو ذیلی تنظیمیں اس کو پورا کر رہی ہوں ۔ حضرت مصلح موعود(۔) فرمایا کرتے تھے کہ اگر ذیلی تنظیمیں اور جماعتی نظام Active ہو جائے تو ہمارے جو ترقی کے قدم ہیں وہ کئی گنا بڑھ جائیں“

اللہ تعالیٰ ہم سب کو پنجوقتہ باجماعت نماز کا عادی بنائے اور ہماری نسلوں کو خلافت سے وابستہ رکھے ۔ آمین

دعاؤں کی قبولیت کے آداب وطریق

تجھے دنیا میں ہے کس نے پکارا پھر خالی گیا قسمت کا مارا
تو پھر ہے کس قدر اس کو سہارا کہ جس کا تو ہی ہے سب سے پیارا
ہوا میں تیرے فضلوں کا منادی فسبحان الذی اخزی الاعادی

اللہ تعالیٰ قرآن مجید فرقانِ حمید میں ارشادفرماتا ہے:

......اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔ (البقرہ:186)

سجدے کی حالت میں دعا کیا کرو: ماہ رمضان میں دعاؤں کا ایک خاص ماحول ہوتا ہے۔عبادات کی فصل پک کر تیار ہو جاتی ہے۔ہر شخص اسے سمیٹنے کیلئے تیاراور بے تاب ہوتا ہے۔نمازیں،نوافل،تہجد،تراویح،تلاوت کلامِ پاک،صدقات وخیرات اور دیگر نیکیاں ادا ہورہی ہوتی ہیں۔فرشتوں کا نزول ہورہاہوتا ہے۔ان سب عبادات کی قبولیت کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضوراس کی مدد مانگ کراس کے آگے جھک جانا انسان کی معراج ہے۔ہر کام خداتعالیٰ کی مدد سے انجام پاتا ہےاس کے فضل کے بغیر کچھ نہیں ہوتا۔اس کا ذر ہر وقت کھلا رہتا ہے جو مانگتے ہیں وہ پاجاتے ہیں۔جو سوال کرتے ہیں وہ حاصل کر لیتے ہیں۔وہ خوش نصیب ہوتے ہیں جو سجدات بجالاتے ہیں اور ماتھے ٹیک کر روتے،بلبلاتے،چیختے اور پکارتے ہیں۔ایسے لوگ اپنا دامن بھر کر لوٹتے ہیں کیونکہ وہ ہستی ہی ایسی ہے جو کسی کو مایوس نہیں کرتی۔دعا کی مقبولیت کی حالت کی نشان دہی احادیث میں یوں بیان ہوئی ہے۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔انسان اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہواس لئے سجدے میں بہت دعا کیا کرو۔

(مسلم کتاب الصلوۃ مایقول فی الرکوع والسجود)

مومن کا پانی دعا ہے: دعا اور مومن کا تعلق پانی اور مچھلی کی طرح ہے۔دونوں ایک دوسرے کیلئے لازم وملزوم ہیں۔اس حقیقت کو امام آخرالزمان حضرت مسیح موعودؑ اس طرح بیان فرماتے ہیں:

”دعا کی مثال ایک چشمہ شیریں کی طرح ہے جس پر مومن بیٹھا ہوا ہے ۔وہ جب چاہے اس چشمہ سے اپنے آپ کو سیراب کرسکتا ہے ۔جس طرح ایک مچھلی بغیر پانی کے زندہ نہیں رہ سکتی اسی طرح مومن کا پانی دعا ہے کہ جس کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتا“

دعا کی عادت بچپن سے ڈالیں: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نوراللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں:

بات کا موقع تو کم ہے ۔آپ لوگوں کے آج یہاں پر آجانے کا ہمیں وہم وگمان بھی نہ تھا۔اللہ ہی نے یہ ایک موقع نکال دیا ہے اور یہ اس کی خاص حکمت ہے ۔میں فروعات کے جھگڑوں کو پسند نہیں کرتا ۔مجھے ایک بات آپ سے کہنی ہے اور وہ یہ ہے کہ سننے والے اس وقت میرے سامنے کچھ بچے ہیں، کچھ جوان، کچھ ادھیڑ ہیں اور کچھ بوڑھے ہیں ۔سب کو یہ بات سناتا ہوں کہ میرا ابھی تجربہ ہے اور محبت اور بھلائی کی خاطر اور بہتری کی امید سے میں نے مناسب سمجھا کہ سنادوں ۔

یادرکھو کہ دعا کی ابتداء عادات لڑکپن اور جوانی کی بدعادتیں ایسی طبیعت ثانی بن جاتی ہیں کہ آخر ان کا نکلنا دشوار ہو جاتا ہے ۔پس ابتداء میں دعا کی عادت ڈالو اور اس ہتھیار سے کام لو کہ کوئی بدعادت بچپن میں نہ پڑ جاوے ۔بڑے بڈھے اپنی اولاد کے واسطے دعائیں کریں اور لڑکے اور جوان اپنے واسطے آپ کریں کہ ابتدا میں عادات نیک ان کو نصیب ہوں ۔بعض وقت دیکھا ہے کہ بڑے بڑے عباد، زہاد اور صلحاء کے ساتھ ساتھ وہ بچپن کی عادات چلی جاتی ہیں ۔

دیکھو! جھوٹ بولنا، چوری کرنا، بدنظری کرنا، بے جا ہنسی مذاق اور ٹھٹھا کرنا غرض کل عادتیں ان سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے اور دعا سے کام لینا چاہئے ۔جوں جوں عمر پختہ ہوتی جاتی ہے توں توں بدعادات بھی راسخ ہوتی جاتی ہیں ۔بعض اوقات دل میں ایک شیطانی وسوسہ آجاتا ہے کہ چلو جی جہاں اور اتنی نیکیاں ہیں ایک بدی بھی سہی ۔خبردار اور ہوشیار رہو جاؤ کہ یہ شیطان کا دھوکہ ہے ۔اس کے فریب میں مت آنا اور ابتدا ہی سے ان بدیوں کے اکھاڑ پھینکنے کی کوشش اور سرتوڑ سعی کرتے رہنا چاہئے اور ان باتوں کے واسطے عمدہ علاج دعا، استغفار، لاحول اور الحمد شریف کا پڑھنا اور صحبت صالحین ہے ۔

یہ سب رمضان المبارک کی برکات ہیں: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

”رمضان المبارک کے بہت سے فوائد ہیں اور جیسا کہ ابھی آپ نے سنا ہے ایک بہت بڑا فائدہ ہے کہ خدا اپنے بندے کی پہلے سے زیادہ سنتا ہے اور اس کے بالکل قریب آجاتا ہے ۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو رمضان کی برکات بیان فرمائیں ان میں یہ مضمون بھی بڑا کھول کر بیان فرمایا کہ رمضان کے دنوں میں اللہ تعالیٰ قریب آجاتا ہے انسان کے ۔اتنا قریب کہ اور کسی عبادت میں اتنا قریب نہیں آتا“

دعائیں سننے کے سارے دروازے کھل چکے ہیں: حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

رمضان المبارک ہمارے لئے اللہ کی رحمتوں کے دروازے کھولنے کیلئے آیا ہے ۔رمضان ہمارے لئے یہ پیغام لے

کر آیا ہے کہ پہلے بھی خدا دعائیں سنا کرتا تھا لیکن اب تو اور بھی تمہارے قریب آ گیا ہے۔ وہ تم پر رحمت کے ساتھ جھک رہا ہے۔ دعائیں سننے کے سارے دروازے کھل چکے ہیں۔ تمہاری ہر آہ و پکار آسمان تک پہنچے گی۔ کوئی ایسی آواز نہیں ہو گی جو تمہارے دل سے اٹھے اور اللہ کے عرش کو ہلا نہ رہی ہو۔

اللہ تعالیٰ بہت دعائیں سننے والا ہے: ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”......پس جو لوگ دلوں کی صفائی کے ساتھ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے اس انعام سے چمٹے رہیں گے اور اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس سے اس مضبوط کڑے سے چمٹے رہنے کے لئے دعائیں مانگتے رہیں گے تو ایسے لوگ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ بہت دعائیں سننے والا ہے۔ وہ ہمارے دلوں کا حال بھی جانتا ہے۔ وہ نیک نیتی سے کی گئیں دعاؤں اور کوششوں کو ضائع نہیں کرے گا اور ہمارے دل بھی ایمان سے لبریز رہیں گے اور ہم اللہ تعالیٰ کے انعام سے فیضیاب بھی ہوتے رہیں گے۔ ہمارا ایمان بھی، ہم میں سے ہر ایک کا ایمان بھی مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جائے گا اور معمولی کمزوریوں کے باوجود اللہ تعالیٰ ہمارے نیک ہونے کی وجہ سے ہم میں بھی اور ہماری نسلوں میں بھی ایسا ایمان پیدا کرتا چلا جائے گا جس سے ہماری نسلیں بھی اور ہم بھی لہلہاتی فصلوں کے وارث بنتے چلے جائیں گے“

میری دعائیں ساری کریو قبول باری میں جاؤں تیرے واری کر تو مدد ہماری
ہم تیرے در پہ آئے لے کر امید بھاری یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اور ہماری نسلیں دعائیں کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو شرفِ قبولیت عطا فرماتا رہے اور ہمیں خلافت احمدیہ سے وابستہ رکھے۔ آمین

خوشخبری

بفضلہ اب ماہنامہ انصاراللہ انٹرنیٹ پر بھی موجود ہے اور دلچسپی رکھنے والے قارئین وہاں سے اسے پڑھ سکتے ہیں۔ اس سال کے ساتھ ساتھ گزشتہ سال کے شمارے بھی موجود ہیں۔ اس کا ایڈریس یہ ہے۔

www.ansarullahpk.org

اس ویب سائٹ پر جا کر ماہنامہ انصاراللہ پر کلک (Click) کریں۔ اور پھر مطلوبہ شمارہ پر کلک کریں۔

(قائد اشاعت مجلس انصاراللہ پاکستان)

مدیر کے قلم سے

محترم صوفی بشارت الرحمان صاحب مرحوم

آپ کی خدمات کا سلسلہ خلافت ثانیہ سے شروع ہوتا ہے۔ٹی آئی کالج میں لمبا عرصہ تدریس سے وابستہ رہے۔ لیکن یہ کالج میں ہمارے تعلیمی دور سے پہلے کی بات ہے۔خلافت ثالثہ میں آپ ناظر تعلیم کے عہدے پر بھی فائز رہے۔ جامعہ میں تدریس کا فریضہ آپ نے اپنی عمر کے آخری حصہ میں انجام دیا۔اور اسی دور میں ہمیں محترم صوفی بشارت الرحمان صاحب سے پڑھنے کا موقع ملا۔آپ تفسیر کے استاد تھے۔ان کی شخصیت کا جو پہلو مجھے ہمیشہ یاد رہتا ہے وہ ان کا پڑھانے کا انداز تھا۔یوں لگتا تھا جیسے تدریس ان کا محبوب ترین مشغلہ ہے۔ایک عجیب سرور اور کیف کی حالت میں وہ پڑھاتے تھے جیسے کسی لذت میں سرشار ہیں۔وہ لذت کیا تھی یہ اس دور میں شاید پوری طرح سمجھ نہیں آتی تھی لیکن آج میں غور کرتا ہوں تو مجھے یہ یقین ہو جاتا ہے کہ یہ ایمان کی لذت کے سوا کچھ نہ تھی۔ان کی کوئی اولاد نہیں تھی۔وہ کافی بوڑھے ہو چکے تھے۔ خدمات سلسلہ کے ظاہری عروج کا زمانہ وہ گزار چکے تھے۔مگر وہ اتنے خوش رہتے تھے کہ شاید دنیا کی لذات میں منہمک کوئی انسان اس کا اندازہ ہی نہ کر سکے۔یہ لذت ان کے چہرے اور انداز کلام سے عیاں ہوا کرتی تھی۔خصوصاً پڑھاتے ہوئے ان کے اندر ایک ایسا جوش ہوتا تھا جوان سے نصف عمر رکھنے والے بہت سے لوگوں کو بھی نصیب نہیں ہوتا۔بچوں کی طرح کی معصومانہ مسکراہٹ اور ہنسی ان کے چہرے کی جھریوں کو بھی خوبصورت بنا دیتی تھی۔ان کا جسم دبلا تھا۔رنگ گورا تھا اور قد لمبا تھا۔گفتگو کی رفتار قدرے تیز تھی۔جو بات وہ کہا کرتے تھے وہ اتنی گہری، سنجیدہ اور پُرحکمت ہوتی تھی کہ ساری زندگی کا سرمایہ بن جاتی تھی۔''ہمیں سیدھا راستہ دکھا'' کی تشریح کرتے ہوئے وہ بہت سرور اور جوش کے ساتھ یہ بتایا کرتے تھے کہ اھدنا میں صرف راستہ دکھانا ہی مراد نہیں ہے بلکہ اس راستہ پر چلانا اور پھر منزل تک پہنچا دینا بھی مراد ہے۔اس نکتہ کو سمجھ کر دعا میں جوش اور اس کے مضمون میں وسعت پیدا ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ سے محبت کرنے کی وجوہات بھی زیادہ ہو جاتی ہیں۔

مجھے یاد ہے کہ وہ بار بار ایک نکتہ یہ بیان کیا کرتے تھے کہ بعض اوقات نفاق عین حالت ایمان میں شروع ہو جاتا ہے۔جس سے ان کی مراد یہ تھی کہ انسان کو کبھی اپنے ایمان پر نازاں ہو کر بے فکر اور غافل نہیں ہو جانا چاہئے۔شیطان انسان کی تاک میں ہوتا ہے اور وہ انسان کو وہاں سے دیکھ رہا ہوتا ہے جہاں سے انسان اسے نہیں دیکھ رہا ہوتا۔

میں نہیں جانتا صوفی کا لقب آپ کو کس نے دیا اور اس کا کیا پس منظر تھا مگر ان کی طرز فکر اور موضوعات گفتگو سے آگاہی ہوئی تو معلوم ہوا کہ یہ محض نام ہی نہ تھا بلکہ درحقیقت ان کا مزاج صوفیانہ تھا۔وہ ایمان ہی نہیں بلکہ عرفان بھی رکھتے تھے۔اور یہ ایسی دولت ہے جو انسان کو کسی حد تک ظاہر سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

طلباء سے بہت پیار کرتے تھے۔کوئی طالب علم ان کے دفتر میں چلا جاتا تو اسے بھرپور توجہ دیتے تھے۔ان کا کمرہ اتنا چھوٹا سا تھا کہ اس میں ایک وقت میں تین افراد ہی ان کے سامنے بیٹھ سکتے تھے۔اور چوتھا طالب علم دروازے میں کھڑا ہو کر ان کی بات سننے کی کوشش کرتا تھا۔مگر ان کی شفقت بڑی وسیع تھی۔اور وہ طلبا سے بڑی ہی کشادہ دلی سے پیش آتے تھے۔

طلباء کے نوٹس چیک کرنا بہت ضروری ہوا کرتا ہے۔مگر عمر کے ساتھ ساتھ یہ کام ہم میں سے بہت لوگوں کے لئے قدرے مشکل ہوتا چلا جاتا ہے۔صوفی صاحب اس عمر میں بھی نوٹس چیک کرتے تھے۔آج بھی تفسیر کے نوٹس جن پر ان کے دستخط ہیں میرے پاس موجود ہیں۔صرف دستخط ہی نہیں ہیں بلکہ ان پر ہدایات اور تبصرہ اور رائے بھی لکھی ہے۔بے تکلفی اور پیار کا رنگ ان میں بھی نظر آتا ہے۔مجھے وہ کبھی کبھی اشرفی کہا کرتے تھے۔بلکہ لکھ بھی دیتے تھے۔اس طرز خطاب میں ان کی فصاحت و بلاغت کی جھلک بھی دیکھی جا سکتی ہے۔میرا جب ان سے شاگردی کا تعلق ہوا تو مجھے ان کے متعلق کوئی خاص واقفیت حاصل نہیں تھی۔شاید مجھے صرف یہ معلوم تھا کہ حضرت مصلح موعود نے ...... کبیر میں کسی جگہ ان کا نام لیکر ذکر فرمایا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ بھی ان کا ایک بڑا اعزاز تھا۔بہر حال مجھے ان کے متعلق تفصیلی واقفیت نہ تھی۔پھر بھی وہ مجھ سے خاص تعلق کا اظہار فرماتے تھے۔ان کی شفقت کا احساس ہوا تو مجھے لگا کہ میرے نانا اور ابا کے ساتھ ان کا تعلق اس شفقت کی وجہ ہے۔ کیونکہ میرے نوٹس تو بہر حال ان کی مرضی کے مطابق نہیں ہوتے تھے۔میرے لیے کلاس میں نوٹس لینا بہت مشکل تھا اس لیے گھر جا کر مفصل نوٹس تیار کرتا تھا۔وہ فرماتے تھے کہ ٹیلی گرافک نوٹس بناؤ۔جس سے ان کی مراد یہ ہوتی تھی کہ مختصر اور اشاروں پر مبنی نوٹس ہوں۔لیکچر سنتے ہوئے ایسے نوٹس بنانا ایک اچھا خاصا فن ہے جس سے میں نابلد تھا۔میں ہر فقرہ سن کر اس کے کسی پہلو سے متعلق سوچ میں ڈوب جاتا تھا۔گھر جا کر تفصیلی نوٹس بناتا تھا جو ان کی مرضی کے نہیں ہوتے تھے۔پس مجھے یہ یقین تھا کہ ان کی شفقت میں میری لیاقت کا عمل دخل کم ہی ہے۔اس لئے لامحالہ میرا خیال پرانے تعلقات کی طرف ہی جاتا تھا۔مگر پھر میں نے دیکھا کہ وہ نہ صرف میرے ساتھ بلکہ بہت سے طلباء کے ساتھ ایک ذاتی تعلق پیدا کر لیتے تھے۔اور یہ تبسم اور انداز تکلم ان کی عادت تھا۔

اللہ تعالیٰ ان سے پیار اور مغفرت کا سلوک فرمائے۔آمین

مکرم حنیف احمد محمود صاحب قائد تربیت مجلس انصاراللہ پاکستان

جلسہ یوم خلافت زیر اہتمام مجلس انصاراللہ پاکستان

قیادت تربیت مجلس انصاراللہ پاکستان کے تحت یوم خلافت کی مناسبت سے اجلاسات کروانے کا اہتمام کیا گیا تھا۔مرکزی سطح پر مجلس انصاراللہ پاکستان کے تحت 25 مئی 2016ء کو ایک اجلاس بعد ادائیگی نماز مغرب وعشاء ایوان ناصر (بالائی منزل) میں محترم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب صدر مجلس کی زیر صدارت منعقد ہوا۔تلاوت ونظم کے بعد مکرم سید محمود احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے خلافت کی اہمیت ،ضرورت اور افادیت پر نہایت اچھوتے انداز میں توجہ دلائی اور خلافت پر ہونے والے اعتراضات کے جواب نہایت احسن رنگ میں دیئے۔

اجلاس میں 250 کے قریب افراد نے شرکت کی جن کو خصوصی طور پر مدعو کیا گیا تھا۔اجلاس کے بعد تمام مدعووین کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

❁❁❁

مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب

تحریک جدید کے مبشرین سے خطاب

پیام امن جہاں کو سنا دیا تم نے
تلاش یار کا رستہ دکھا دیا تم نے
بھٹک رہے تھے جو ظلمات نفس میں ان کو
خدا کے نور سے بینا بنا دیا تم نے
سسک رہے تھے جو تاریک براعظم میں
صلیبیوں کو موحد بنا دیا تم نے
خدا کے گھر کی بنا تم نے ہر جگہ رکھ دی
بتوں کا نقش دلوں سے مٹا دیا تم نے
تمہی نے نعرہ تکبیر کو بلند کیا
جہانِ خفتہ کو پھر سے جگا دیا تم نے
کئی بگولے اُٹھے اور اُٹھے کئی طوفاں
سرِ غرور کو نیچا دکھا دیا تم نے
ابو لہب کئی اُٹھے ملی گراہم سے
ہر ایک شعلے کو آخر بجھا دیا تم نے
جمی ہوئی ہے نظر تم پہ اہل دنیا کی
سراپا شوق جنہیں ہے بنا دیا تم نے
گلوں کو دے دیا شبیر تم نے رنگ و بو
چمن میں کیسا یہ نغمہ سنا دیا تم نے

مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب

ریلوے انجن کی ایجاد سے دنیا میں انقلاب عظیم

کچھ عرصہ قبل پہلے انجینئر، آرکیٹیکٹ اور آرٹسٹ میں کوئی خاص تفریق نہ تھی۔ انجینئرنگ کی اصطلاح زمانہ جدید کی پیداوار ہے۔ جب ریلوے انجن (جو لاطینی لفظ Ingenium سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے ذہانت والی تدبیر یا صلاحیت والا آلہ) ایجاد ہوا تو جو شخص ریلوے انجن یا کسی اور قسم کے انجن کو ڈیزائن کرنے والا اور اسے چلانے والا تھا۔ وہ انجینئر کہلانے لگا۔ یہ کام ابتداء میں ملٹری کے سپرد تھا اس لئے ملٹری انجینئرنگ کی اصطلاح کا آغاز ہوا اور جب سول سوسائٹی میں انجینئرنگ کے کام ہونے لگے تو سول انجینئرنگ کی اصطلاح چل پڑی۔ اب انجینئرنگ سائنس اور ٹیکنالوجی کی با قاعدہ برانچ ہے۔ جس کا تعلق مشینوں اور سٹرکچرز سے ہے۔

ریلوے انجن اور ریلوے لائن کی ایجاد سے دنیا میں ایک انقلاب عظیم برپا ہو گیا۔ زمانہ قدیم میں لوگ پیدل اور گھوڑوں پر اور عرب اور شمالی افریقہ میں اونٹوں پر سفر کرتے تھے۔ ریلوے نے دنیا بھر میں سفروں کو محفوظ آسان اور تیز کر دیا۔ جارج سٹیفن سن (George Stephenson) پہلے سٹیم کے انجن کا موجد شمار ہوتا ہے اور رچرڈ ٹرے وی تھک (Richard Trevithick) نے 1804ء میں اسے ریلوے ٹرین (Railway Steam Locomotive) کی شکل دی اور 21 فروری 1804ء کو ریلوے سفر کا آغاز ہوا۔ اس انجن نے 25 ٹن لوہے اور 70 مسافروں کو کھینچ کر 10 میل کا سفر طے کیا۔ تاہم ریلوے کی تاریخ انسانی مہارت اور فنی ترقی کی دو سو سالہ داستان ہے۔

ریلوے نے 1830ء سے 1870ء تک بہت سرعت سے ترقی کی۔ 1852ء تک انگلینڈ میں 7000 میل ریل ٹریک بچھ چکا تھا۔ سٹیفن سن (Stephenson)، برونل (Brunel)، لاکس (Locks)، ویگنولز (Vignoles) اور کئی اور انجینئرز نے پہاڑوں، وادیوں، دلدلوں اور بڑے بڑے دریاؤں پر پل بنا کر بڑی ہمت اور عزم اور محنت کے ساتھ اس کام کو آگے بڑھایا۔ برطانیہ سے باہر یورپ اور دنیا کے بیشتر حصوں میں ملکہ وکٹوریہ کے زمانہ میں ریلوے کا نظام نصب ہوتا رہا اور اس کے نتیجے میں کئی ملک برطانیہ کے زیر نگین بھی آ گئے تاہم سلطنت عثمانیہ کا اکثر حصہ ان کے اثر سے بچ گیا۔ ان ممالک نے بھی اپنی سلطنت کے بیشتر علاقوں میں ریلوے ٹریک بچھا دیئے۔ دمشق سے مدینہ تک بھی حجاز

ریلوے لائن 1908ء بچھا دی گئی ۔ ترکوں کے زوال کے بعد سلطنت کے اکثر ممالک میں ریلوے تباہ کر دی گئی اور پہلی جنگ عظیم کے بعد دمشق سے مدینہ تک ریلوے بند ہوگئی ۔ بعد میں موجودہ حکومت نے کئی منصوبے جاری کئے تاہم اس وقت تک کرہ ارض پر تقریباً ہر جگہ ریلوے کا نظام جاری ہو چکا ہے۔

ریلوے کے نظام میں تدریجی ترقی ہوئی ۔ بھاپ ، بجلی ، ڈیزل ، انجن بنائے گئے ۔ اس وقت دنیا کا 40% سامان ریلوے کے ذریعہ ٹرانسپورٹ ہوتا ہے ۔ ابتداء میں کمرشل سٹیم انجن ٹرین (Stephons The Rocket) کو 96 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار تک پہنچایا گیا ۔ اب 200 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار تک عام ٹرینیں اور 500 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار تک بُلٹ ٹرینیں (Bullet Trains) بن چکی ہیں۔

دنیا کی دو مشہور ریلوے لائینیں 9297 کلومیٹر لمبی (Trans-Siberian Express Railway) ہے جو ماسکو اور Viadiostok کو ملاتی ہے اور پہلی اویکن ریلوے لائن جو کہ مشرق اور مغرب کو ملاتی ہے ۔ اس کی لمبائی 1866 کلومیٹر ہے۔ Union Pacific, Central Pacific Railway وکی پیڈیا کے مطابق اس وقت عرب میں سب سے بڑے اور جدید ریلوے منصوبے کثرت سے جاری ہیں ۔ جن میں مکہ اور مدینہ کے درمیان ہائی سپیڈ ریلوے کا منصوبہ بھی شامل ہے کیونکہ بیسویں صدی کے شروع میں عثمانیہ ریلوے کے منصوبے جن کے ذریعے مشرق وسطیٰ کو ترکی سے ملایا گیا تھا اکثر جگہوں پر تباہ ہو چکا ہے ۔ سعودی عرب میں اس وقت دنیا کے سب سے بڑے تین منصوبے ہیں ۔

- نارتھ ساؤتھ ریلوے
- لینڈ پراجیکٹ (بحر احمر اور خلیج کے درمیان ریلوے)
- حرمین ہائی سپیڈ ریلوے (مکہ سے مدینہ)

یہ آخری منصوبہ 2018ء میں مکمل ہوگا ۔ اس منصوبے سے ہزاروں سالوں سے حاجی جو دمشق سے مدینہ اور مکہ کی طرف اونٹوں سے سفر کرتے تھے اب لاکھوں کی تعداد میں ہائی سپیڈ ریلوے حج اور عمرہ کے لئے پہنچ سکیں گے اور عجیب تر بات یہ ہے کہ اس کی پہلے خبر دی گئی تھی کہ ان علاقوں میں اونٹ کی سواری بیکار ہو جائے گی ۔ یوں لگتا ہے کہ اونٹ کی سواری تمام دنیا سے اُٹھ جائے گی اور حرمین ہائی سپیڈ ریلوے ایک چمکتی ہوئی بجلی کی طرح تمام دنیا کو اپنا نظارہ دکھائے گی ۔ جو لوگ سڑکوں کے ذریعے آتے ہیں ان کو ٹریفک کی Congestion بھیڑ بھاڑ اور خطرات کا سامنا کرنا پڑتا ہے جب کہ بذریعہ ریلوے سفر آرام دہ اور محفوظ بھی ہوگا۔

مکرمہ کوثر ضیاء صاحبہ، اسلام آباد

بیٹوں کی ازدواجی زندگی میں باپ کا کردار

گھر، خاندان اور معاشرہ میں ایک باپ کا کردار بڑا اہم ہوتا ہے۔ بے شک گھر کی چاردیواری میں اولاد کی تربیت کی ذمہ داری زیادہ تر ماں کے حصے میں آتی ہے لیکن لڑکے جب سن بلوغ کو پہنچ جائیں تو باپ کا کردار، اس کی تربیت، اس کا نمونہ بیٹوں کی زندگی کو سنوار بھی سکتا ہے اور بگاڑ بھی سکتا ہے۔ جس قدر انسان ذاتی طور پر نیک فطرت، متقی اور دعا گو ہوگا۔ اسی قدر اللہ تعالیٰ اس کی اولاد اور نسل میں نیکی اور تقویٰ کو جاری رکھے گا۔

باپ کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ وہ نوبلوغ بیٹے کے سامنے اپنے کردار کا کچھ ایسا نمونہ پیش کرے۔ جس کو دیکھ کر نوبلوغ آگے چل کر خود ایک مشفق باپ، معمار خاندان اور روادار شوہر بن سکے۔ اولاد باپ پر اسی وقت اعتماد کر سکتی ہے جب وہ باپ کے قول و فعل کو سچا سمجھتی ہو۔

اگر اپنے بچپن میں اور نوعمری میں لڑکے اپنی ماں کے ساتھ باپ کی بدخلقیاں دیکھ چکے ہوں اور باپ کے ہاتھوں ماں کی بے عزتی اور بے توقیری دیکھ چکے ہوں تو وہ آئندہ زندگی کی ساتھی بننے والی عورت کو بھی وہ عزت واحترام نہ دے سکیں گے جس کی وہ مستحق ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ لڑکوں کو ازدواجی زندگی میں باپ کا کردار اس وقت سے شروع ہوتا ہے جب ماں اپنے بیٹے کے لئے دلہن کا انتخاب کر رہی ہوتی ہے۔ اور اس مرحلے پر دین کے علاوہ ہر چیز کو فوقیت دی جا رہی ہو ایک ماڈل اور مافوق الفطرت لڑکی کی تلاش ہو۔ بدعات اور بے جا رسومات کی باتیں ہو رہی ہوں۔ دولت کی نمائش کے ارادے ہوں اور مرد (جسے خدا تعالیٰ نے بیوی اور بچوں پر نگران بنایا ہے) وہ ان باتوں کو نہ روکے اور نیکی اور تقویٰ کی طرف توجہ نہ دلائے اور گھر والوں کا قبلہ درست نہ کرے تو یہ خانہ آبادی نہیں بلکہ خانہ بربادی کا سامان ہوگا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اپنے ہم مکتب کا واقعہ یوں بیان فرماتے ہیں جن کی اپنی بیوی سے علیحدگی ہوگئی تھی۔

''آپ نہایت اچھی اور نفیس طبیعت کے آدمی ہیں۔ لیکن آپ جو گرل فرینڈ ساتھ لائے تھے۔ جس کے متعلق ......دو یا تین باتوں سے اندازہ ہوگیا تھا کہ وہ مزاجاً ساتھ نہیں چل سکتی۔ چند دن کی لذتیں ہیں جو ختم ہو جائیں گی۔ لیکن پھر جب مزاج زندہ رہتا ہے یعنی رفاقت کا مزاج تو وہ اصل چیز ہے جسمانی حسن تو کچھ دیر کے بعد ماند پڑ جاتا ہے''

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب لکھتے ہیں:

''مرد کو یاد رکھنا چاہئے کہ شادی میں عورت کی طرف سے مرد کی نسبت بہت زیادہ قربانی کی جاتی ہے......ان

حالات میں اس کے تمام آرام اور خوشی کی ذمہ داری اس کے خاوند پر ہوتی ہے۔اور اگر اس کی طرف سے کمال شفقت ، ہمدردی اور دلداری کا سلوک نہ ہوتو بیوی کے نازک احساسات کو ٹھیس لگنے کا خطرہ ہے......

نو بیاہتا جوڑے کی خوشیوں اور جائز خواہشوں کا خیال رکھنا تمام اہل خانہ کا فرض ہونا چاہئے۔گھر میں بیاہ کر آنے والی بچی کی خوشیوں کی حفاظت کریں گے تو وہ بھی سسرال والوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث بنے گی۔اس کے لئے چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال رکھنا بے حد ضروری ہوتا ہے جن کے نتائج بہت بڑے اور اہم ہوتے ہیں۔ہمارے معاشرے میں اب بھی مشترکہ خاندانی نظام ہے۔معاشی مجبوریوں کی وجہ سے خاوند بیوی کے لیے الگ گھر کا انتظام نہ کر سکے تو محبت واحترام کے ساتھ مل جل کر رہنے سے میاں بیوی اور ان کے بچوں کی بہت عمدہ اخلاقی تربیت ہوسکتی ہے۔بعض قسم کی مشکلات پیش آسکتی ہیں لیکن اگر تقویٰ کے ساتھ زندگی گزاری جائے تو انہیں مشکلات کے ساتھ بہت سی آسانیاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔تاہم اگر خاوند الگ گھر کا متحمل ہوسکتا ہو تو اسے ضرور اس کا انتظام کرنا چاہیے۔ان امور پر بھی نئے شادی شدہ جوڑے کے والدین خصوصاً باپ کو نظر رکھنی چاہئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:

”شریعت یہ کہتی ہے کہ بیویوں کے لئے علیحدہ علیحدہ مکان ہونے چاہئیں۔ہماری جماعت میں اس قسم کے جھگڑے بہت ہوتے ہیں کہ مرد اپنی بیویوں کے لئے علیحدہ علیحدہ مکان نہیں بنواتے۔

ان تمام باتوں کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ احمدی معاشرہ جنت نظیر ہو۔اس میں ہر طرح کی بھلائی ہو اور آئندہ نسل کی حفاظت بھی۔حضرت مسیح موعودؑ نے نشان نمائی کے ذریعہ زندہ خدا پر زندہ ایمان پیدا کیا۔آپ نے خدا تعالیٰ کی نظر میں احمدی بننے کے لئے دین اور قرآن کے احکامات کو اپنی تحریرات میں درج فرمایا۔یہ تعلیم ہمارے لئے ایک روشن شمع ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں اس پر دل وجان سے کاربند ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

رسالہ انصاراللہ ایک تربیتی رسالہ ہے

حضور خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے جلسہ سالانہ 1968ء کے دوسرے روز 12 جنوری 1968ء کے خطاب میں فرمایا:

”انصاراللہ“ تربیتی رسالہ ہے لیکن اس سے وہ لوگ جو ابھی احمدیت میں داخل نہیں ہوئے یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کی تربیت کس رنگ میں اور کس طور پر کی جارہی ہے، آیا یہ جماعت اپنے بزرگوں کو اور اپنے بچوں کو خدا اور اس کے رسول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دور لے جارہی ہے یا ان کے عشق میں اور بھی زیادہ شدت اور تیزی پیدا کرنے کی کوشش کر رہی ہے“

مکرم چوہدری عطاء الرحمان محمود صاحب ۔ربوہ

صحت مند زندگی کا ایک راز...... پیدل چلنا

پیدل چلنا انسانی جسم کی صحت وتندرستی کیلئے ایک بہترین عمل ہے۔ ہمارا المیہ یہ ہے کہ ہم وقت کی کمی کا بہانہ بنا کر پیدل چلنے سے کتراتے ہیں۔ ہم نے اپنے آپ پر یہ وہم مسلط کرلیا ہے کہ پیدل چلنے سے زندگی کی دوڑ میں ہم دوسروں سے پیچھے رہ جائیں گے۔ یہ وہم جسمانی اور نفسیاتی صحت کو گھن کی طرح کھاتا جارہا ہے۔

طبی نقطہ نگاہ سے پیدل چلنا ایک بہترین ورزش ہے۔ پیدل چلنے سے جسم کے سارے اعضاء حرکت میں آجاتے ہیں۔ اور یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ پیدل چلنے سے جسم کے ہر عضو اور حصہ کی ورزش ہو جاتی ہے اور اس طرح جسم کے جس حصہ پر جتنا وزن پڑھنا چاہیے اتنا ہی پڑتا ہے سب سے اہم بات یہ ہے کہ جسم کے اندر خون کی گردش ہوجاتی ہے۔ اور خون جسم کی باریک ترین نالیوں تک پہنچ جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ انسانی صحت کی بہترین کی صورت میں ظاہر کیا جاتا ہے۔

پیدل چلنے کی اہمیت کا اندازہ آپ اس بات سے بھی لگا سکتے ہیں کہ ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کثرت سے مروی ہے کہ آپ خوب چلتے تھے اور بہت تیز چلتے تھے۔ چلنے میں روانی کا یہ عالم تھا کہ گویا بلندی سے ڈھلوان کی طرف اُتر رہے ہوں۔ لیکن قدم پختگی کے ساتھ جما کر رکھتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے آقا کی سُنت کے مطابق باقاعدگی سے پیدل چلا کرتے تھے۔

حضرت مصلح موعود آپ کی پیدل چلنے کی عادت کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:

”بارہا ایسا ہوتا تھا کہ آپ کو جب کسی سفر جانا پڑتا تو سواری کا گھوڑا نوکر کے ہاتھ آگے روانہ کردیتے اور پیادہ پا بیس پچیس کوس کا سفر طے کر کے منزل مقصود پر پہنچ جاتے۔ بلکہ اکثر اوقات آپ پیادہ ہی سفر کرتے تھے۔ اس سواری پر کم چڑھتے تھے اور یہ عادت پیدل چلنے کی آپ کو آخر عمر تک تھی۔ ستر سال سے تجاوز عمر میں جبکہ بعض سخت بیماریاں آپ کو لاحق تھیں۔ اکثر روزانہ ہوا خوری کیلئے تشریف لے جاتے تھے اور چار پانچ میل روزانہ پھر آتے تھے اور بعض اوقات سات میل سفر کر لیتے تھے۔ اور بڑھاپے کا یہ حال آپ بیان فرمایا کرتے تھے کہ بعض اوقات صبح کی نماز سے پہلے اُٹھ کر...... سیر کے لئے چل پڑتے تھے۔ اور وڈالہ تک پہنچ کر (جو بٹالہ سڑک پر قادیان سے قریباً ساڑھے پانچ میل پر ایک گاؤں ہے) صبح کی نماز کا وقت ہوتا تھا“

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ بھی پیدل چلنے کو بہت پسند فرماتے تھے۔ اس ضمن میں آپ کس قدر باقاعدگی اختیار فرماتے تھے۔ اس کا اندازہ کتاب ”ایک مردِ خدا“ کے درج ذیل الفاظ سے لگایا جاسکتا ہے۔

''گرمی ہو یا جاڑا ہو آپ فجر کی نماز کے بعد سیر کیلئے تشریف لے جاتے ہیں......آپ پوری رفتار سے پانچ میل لمبی سیر فرماتے ہیں''

بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کے متعلق ذکر ملتا ہے کہ جب آپ ممبئی سے دہلی تشریف لاتے تو آپ نے بڑے لان والی رہائش کی خواہش کا اظہار فرمایا کرتے تا کہ وہاں آپ روزانہ گھنٹہ ڈیرھ گھنٹہ پیدل چل لیا کریں۔ پیدل چلنے کے بے شمار جسمانی اور نفسیاتی فوائد ہیں۔ماہرین کے نزدیک صحت منداور لمبی زندگی کا راز پیدل چلنے میں ہے۔پیدل چلنے کے نتیجہ میں بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت میں اضافہ ہوتا ہے۔آپ نے اپنی روزمرہ زندگی میں بارہا مشاہدہ کیا ہوگا کہ طبی ماہرین لمبی بیماری یا آپریشن والے مریضوں کو پیدل چلنے کا مشورہ دیتے ہیں۔اسی طرح ایسے لوگوں کو بھی پیدل چلنے کا مشورہ دیا جاتا ہے جو زیادہ دیر تک بیٹھ کر کام کرتے ہیں۔پیدل چلنے کے حوالے سے صبح کا وقت بہترین ہے اس وقت فضا صاف اور پرسکون ہوتی ہے۔صبح پیدل چلنے کو اپنی زندگی کا معمول بنالیں۔اگر ممکن ہو تو کسی کو اپنے ساتھ شامل کرلیں اور گپ شپ کرتے جائیں۔لیکن اگر آپ اکیلے بھی ہوں تو خود کو اکیلا نہ سمجھیں۔ چلتے ہوئے اپنے اردگرد نظر دوڑائیں تو آپ کو ہر طرف ایک دنیا آباد نظر آئے گی۔راستے میں آنے والی ہر چیز کو دیکھیں۔آپ کو راستے میں آتے جاتے کئی واقف اور غیر واقف لوگ ملیں گے۔اُن کے پاس سے لاتعلق اور بیزاری کے ساتھ نہ گزر جائیں۔ بلکہ مسکراتے چہرے کے ساتھ علیک سلیک کرتے جائیں۔میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ایسا کرنے سے آپ کے اعصاب پر نہایت خوشگوار اثر پڑے گا اور آپ خود کو پہلے سے بہتر محسوس کریں گے۔

صبح نماز اور تلاوت قرآن کریم سے فارغ ہوکر موسم کے مطابق لباس پہن کر سیر کے لئے نکل جائیں۔کوشش کریں کہ آپ تیز تیز چلیں لیکن اس بات کا خیال رکھیں کہ آپ کے جسم کو تھکاوٹ محسوس نہ ہو۔اپنی رفتار اور پیدل چلنے کا دورانیہ آہستہ آہستہ بڑھاتے جائیں۔یہاں تک آپ ایک گھنٹہ میں 7 کلومیٹر تک پہنچ جائیں گے۔تیز چلنے کے نتیجے میں دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے اور پھیپھڑے زیادہ تیزی سے سانس لیتے ہیں۔سیر کے اختتام پر کسی جگہ رُک کر ناک کے راستے آہستہ آہستہ سانس کو اندر کو کھینچیں۔جتنی دیر ممکن ہو سینے میں روک کر پھر منہ کے ذریعے آہستہ آہستہ خارج کریں۔آخر میں زور سے پھونک ماریں۔ یہ عمل کم ازکم دس مرتبہ ضرور کریں۔ یہی عمل دن میں ایک دو بار دہرالیں۔اس طرح جسم میں موجود کاربن ڈائی آکسائیڈ خارج ہوجائے گی اور اس کی جگہ آکسیجن لے لے گی۔اس سے سارے انسانی جسم بالخصوص دل اور دماغ پر نہایت خوشگوار اثرات مرتب ہوں گے۔

پیدل چلتے وقت اپنا جسم سیدھا رکھیں۔سر اور کمر کو جھکا کر نہ چلیں۔کندھوں کو ہموار رکھیں اور اپنے دونوں بازؤں کو آگے پیچھے حرکت دیں۔اپنی پیدل چلنے کی عادت کو صرف صبح کے وقت تک محدود نہ رکھیں۔ بلکہ اپنے جسم کو زیادہ سے زیادہ

فائدہ پہنچانے کے لئے پیدل چلیں ۔اس بات کو اپنے اوپر لازم قرار دیں کہ جو کام انسانی سے پیدل ہو سکتا ہے، اُس کے لئے سواری بالکل استعمال نہ کریں ۔

اگر آپ کا دن بھر کا کام ایسا ہے جہاں آپ کو زیادہ وقت ایک خاص پوزیشن پر بیٹھنا پڑتا ہے تو پھر پیدل چلنا آپ کیلئے اور زیادہ اہمیت کا حامل ہے ۔کیونکہ کسی خاص پوزیشن پر زیادہ دیر بیٹھے رہنے سے جسم کے بعض حصے متاثر ہو جاتے ہیں اور جسم میں تھکن کا احساس پیدا ہو جاتا ہے ۔جسم پر پڑنے والے ان بد اثرات اور تھکن کا احساس کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اپنے کام کے دوران وقفے وقفے سے اٹھ کر تھوڑی چہل قدمی کر لیا کریں اور جب آپ کام سے فارغ ہوں تو ممکن ہو تو گھر تک پیدل جائیں ۔دفتری کام کے بعد چلنے سے آپکا جسم اور کسی خاص پوزیشن رہنے والے حصے اپنی اصل میں آجائیں گے ۔ اور اعصاب پر پڑنے والا کھچاؤ ختم ہو جائے گا ۔اگر آپ کسی سواری پر اپنے کام کی جگہ پر آتے جاتے ہیں تو پھر شام کے وقت پیدل چلنے کو اپنے معمول میں شامل کر لیں ۔اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ آپ اپنی زندگی میں ایک خوشگوار تبدیلی محسوس کرنے لگیں گے ۔ پیدل چلنا یوں تو ہر عمر کے لوگوں کے لئے بہترین اور فائدہ مند ورزش ہے لیکن 40 سال کی عمر کو چھونے والے لوگوں کے لئے پیدل چلنا سونے پر سہاگے والی بات ہے ۔عمر کے ڈھلنے کے ساتھ ساتھ انسانی جسم بعض مخصوص قسم کی ورزش نہیں کر سکتا۔اس عمر میں پیدل چلنا ہی بہترین ورزش ہے ۔اگر آپ پیدل چلتے ہیں با قاعدگی اختیار کر لیں تو یقین مانئے کہ صحت مند اور خوشگوار زندگی قدم قدم پر آپ کی منتظر ہوگی ۔

مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب قائد تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان

نتائج مقابلہ مضمون نویسی برائے سہ ماہی اوّل

(جنوری تا مارچ 2016ء)

بعنوان ''حضرت مسیح موعودؑ کے دعاوی''

- **اوّل:** مکرم محترم عبدالعزیز منگلا صاحب ۔مجلس واپڈا ٹاؤن ۔لاہور
  مکرم محترم محمد ایوب قمر صاحب ۔مجلس مقامی ۔ربوہ
- **دوم:** مکرم محترم مجید احمد بشیر صاحب ۔مجلس ڈیفنس ناصر ۔لاہور
- **سوم:** مکرم محترم منیر الدین سیال صاحب ۔مجلس بیت التوحید ۔لاہور
- **حوصلہ افزائی:** مکرم محترم زاہد مسعود خان صاحب ۔مجلس بیت النور ۔لاہور

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان کیلئے بہت بابرکت فرمائے، آمین

مکرم ہومیو ڈاکٹر نذیر احمد مظہر صاحب

سُستی اور اس کا علاج

ہمارے ہاں سستی ،غفلت، کسل، کسل مندی، سہل پسندی، تن آسانی، آرام طلبی، بے توجہی، بے حسی، لاپرواہی، سہل انگاری، بے رغبتی اور ان جیسے ملتے جلتے معانی رکھنے والے دیگر کئی الفاظ عام مروج و مستعمل ہیں مگر سب سے زیادہ استعمال ہونے والا لفظ ''سستی'' ہے۔ ذیل میں ہم دیکھتے ہیں کہ سستی کیا ہے، اس کے محرکات و اسباب کیا ہیں، اس کا انجام کیا ہے اور اس سے نجات کے کیا طریق ہیں۔

سستی کیا ہے؟: سادہ لفظوں میں کسی فریضہ کو بروقت اور صحیح رنگ میں انجام نہ دینا سستی کہلاتا ہے۔ طبیعت کا بوجھل پن اور کام کاج کو جی نہ چاہنا بھی سستی کہلاتا ہے۔ اسی طرح کاموں کو بار بار معرض التواء میں ڈالنا اور ''اچھا کر لیتے ہیں'' کی جھوٹی تسلیاں خود کو اور دوسروں کو دینا یہ سب سستی کا حصہ ہے۔ سستی ایسی بڑی بلا ہے کہ خدا کے رسول ﷺ نے بھی اس سے پناہ طلب کی ہے۔

سستی کے اسباب: سستی کا بہت بڑا سبب اس جذبہ و احساس کا فقدان ہے جو کسی بھی فریضہ کے انجام دینے کا اصل محرک ہوا کرتا ہے۔ جب کسی بھی فرد یا قوم میں یہ احساس بیدار ہو جاتا ہے تو اس پر ہر قسم کی ترقیات کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ دراصل اس ظاہری انسان کے اندر ایک اور انسان ہے جسے ضمیر یا احساس کہتے ہیں۔ جب تک یہ سویا رہے تو انسان درحقیقت سویا رہتا ہے۔ مگر جب یہ بیدار ہو جائے تو انسان جاگ اٹھتا ہے۔ کاہل لوگوں میں بھی اس اندر کے انسان کو بیدار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

1- ناعاقبت اندیش، لاپرواہ، آرام طلب لوگوں کی صحبت سستی پیدا کرتی ہے۔

2- ناجائز و غیر حلال ذرائع سے حاصل ہونے والی کمائی سستی پیدا کرتی ہے۔

3- جسمانی حس و حرکت نہ کرنے، ورزش سے جی چرانے سے دوران خون کمزور پڑ کر سستی پیدا ہوتی ہے۔

4- فارغ رہنے کے عادی ہو جانے سے کام کرنے کا جذبہ کمزور پڑ کر سستی واقع ہوتی ہے۔

5- خدا سے مدد نہ مانگنا اور دین سے دوری سستی پیدا کرتی ہے اور یہ ایک اٹل حقیقت ہے۔

6- خوب پیٹ بھر کر کھانا اور پڑے رہنا سستی کا سبب بھی ہے اور نتیجہ بھی۔

7- چکنائی سے بھرپور (High-Fat) کھانے، دیسی گھی، مکھن، مٹھائی، دودھ، لسی، بالائی خوب کھانا پینا اور فارغ بیٹھے رہنا سستی پیدا کرتے ہیں۔

8-مطلوبہ نیند سے کم سونا یا زیادہ سونا سستی پیدا کرتا ہے اور یہ نہایت اہم سبب ہے۔
9-موٹاپا سستی پیدا کرتا ہے۔
10-بند کمروں کی غیر صاف ہوا اور گرم مرطوب موسم سستی پیدا کرتے ہیں۔
11-غیر فطری طرزِ زندگی مثلاً سونے کے اوقات میں جاگنا اور جاگنے کے اوقات میں سونا سستی پیدا کرتا ہے۔
12-دیر سے ہضم ہونے والے کھانے سستی پیدا کرتے ہیں۔
13-قوت ارادی کی کمی، ارادوں اور عزائم کو بار بار توڑنا سستی کا سبب بھی ہے اور نتیجہ بھی۔
14-بدنی واعصابی کمزوری سے خواہ وہ کسی سبب سے ہو سستی لاحق ہوتی ہے۔
15- کثرت کار و قلت آرام تھکاوٹ واعصابی کمزوری وسستی پیدا کرتی ہے۔
16-افیون، خواب آور ادویات نشہ آور اشیاء سے سستی پیدا ہوتی ہے۔
17-غیر متوازن غذا سے جسم میں ضروری اجزاء کی کمی واقع ہو کر ضعف ونقاہت وسستی پیدا ہوتی ہے۔
18-بلاضرورت بار بار محرک اشیاء مثلاً چائے، کافی اور کاربونیٹڈ مشروبات کے استعمال سے عارضی چستی کے بعد سستی پیدا ہوتی ہے۔

سستی کا انجام: کاہل انسان اپنے قیمتی وقت کو ضائع کر دیتا ہے اور یوں اپنا اور اپنے خاندان کا مستقبل تاریک کر لیتا ہے۔

سستی کا علاج: سب سے اول واہم علاج یہ ہے کہ اندر کے انسان کو جگایا جائے جو تمام سستیوں کا دافع ہے۔ مگر اس کو جگانا انسان کے بس میں نہیں......

ع	تیرے بن روشن نہ ہووے گو چڑھے سورج ہزار

اسے جگانے کے لئے خدا سے مدد مانگنا بے حد ضروری ہے۔ اس کا حل سورہ فاتحہ میں ہے۔ ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ راہ مستقیم پر چلنے والے اور انعام یافتہ گروہ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق مانگی جائے۔ اور مغضوب اور بھٹکے ہوئے کاہل الوجود لوگوں کی راہ سے بچنے کی استدعا کی جائے۔ یہ مسنون دعا اللھم انی اعوذبك من العجز والکسل (اے اللہ میں تجھ سے کسل مندی وسستی سے پناہ مانگتا ہوں) بکثرت پڑھیں۔ اس سے اندر کا انسان جاگتا ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ بھی سستی دور کرنے کا مؤثر علاج ہے۔ درود شریف واستغفار کی کثرت سستی کے ازالہ میں مؤثر ہے۔ زندگی کے بعض اعلیٰ مقاصد متعین کئے جائیں۔ ان کے حصول کے لئے منصوبہ بندی کی جائے۔ اور محاسبہ کیا جائے کہ ان کے حصول میں کہاں تک کامیابی ہوئی۔ یہ سستی دور کرنے کا اہم گر ہے۔

نیک ترقی یافتہ اچھے و فعال لوگوں کی صحبت اختیار کی جائے۔ جائز و حلال ذرائع سے روزی کمائی جائے۔

دینی کاموں کو دنیوی کاموں پر ترجیح دی جائے تو اس سے خدا تعالیٰ دنیوی منازل آسان کر دیتا ہے۔ بعض مشکل و بور کاموں سے طبعاً اکتاہٹ کے سبب سستی واقع ہوتی ہے۔ اس کا حل یہ ہے کہ دعا کر کے شروع کر لیا جائے۔ خود ہی دلچسپی پیدا ہو جائے گی اور سستی رفع ہو جائے گی۔ کوک، چائے، کافی، کیفین، (جوہر کافی) وقتی چستی پیدا کرتی ہیں۔ مگر اس کے بعد سستی پیدا ہوتی ہے۔ ان کا زیادہ استعمال بے حد مضر ہے۔ سستی کے غلبہ کے وقت ٹہلنا، تازہ ہوا لینا، منہ پر تازہ یا ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارنا یا غسل کرنا، کولڈ باتھ، سٹیم باتھ سستی کا مؤثر علاج ہیں۔ کم خوری سستی کا قدرتی علاج ہے۔ اسی طرح ہلکے پھلکے سادہ، زود ہضم کھانے سستی سے بچاتے ہیں۔ سبزیاں، پھل، دالیں مع چھلکا کا استعمال مفید ہے۔ مغزیات مثلاً بادام، چلغوزہ، پستہ، اخروٹ، کشمش خشک کھجور، سویابین ذہنی چستی پیدا کرتے ہیں۔ مچھلی کا گوشت، چوزے کی یخنی، بکرے کا دماغ یعنی مغز اور انڈا دماغی چستی پیدا کرتے ہیں۔ ایسی سستی جو جسم میں ضروری اجزاء کی کمی کے نتیجہ میں پیدا ہو کا علاج ضروری اجزاء و حیاتین کے استعمال سے دور ہو سکتا ہے۔ مثلاً (ڈاکٹری مشورہ سے) ملٹی وٹامنز بمع معدنیات وٹامن بی کمپلیکس یا حسب ضرورت وٹامن اے ڈی کا استعمال مفید رہتا ہے۔ اسی طرح کیپسول سویا لیسی تھین ذہنی چستی پیدا کرنے کا قدرتی و مفید علاج ہے۔ اس سے یادداشت اور ذہنی استعداد کار میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

بائیو ہومیو ادویات میں (Five Phoses) کا استعمال ذہنی سبک رفتاری پیدا کرتا ہے۔ دماغی کام کرنے والوں، زیادہ بیٹھ کر کام کرنے والوں، مصالحہ دار، نشہ آور اشیاء استعمال کرنے والوں، راتوں کو زیادہ جاگنے والوں کے لئے، رات کو نکس وامیکا، صبح کو سلفر سستی کے ازالہ کا مؤثر علاج ہے۔

سکھ پانے کا نسخہ

سیدنا حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل فرماتے ہیں:

’’اس خدا کی کتاب کی اتباع کرو گے تو سکھ پاؤ گے۔ اسے ناراض کر کے دکھ اُٹھاؤ گے۔ اسی کو راضی کرنے کی تدبیر ہے کہ کام کے کرنے سے پہلے دیکھ لو کہ یہ اس کے حکم کے مطابق ہے یا نہیں۔ تم اس کی بادشاہت سے نکل کر کہیں جا نہیں سکتے۔

’’رہنا دریاواں وچ ، تے مگر مچھاں نال ویر‘‘

جب ایک معمولی حکم کی مخالفت بھی عیش کو تلخ کر دیتی ہے تو اس احکم الحاکمین کی مخالفت میں ضعیف البنیان انسان کیونکر آرام پا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق دے‘‘

(قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)

8/اپریل **2016**ء کو حضرت مولانا شیر علی صاحب کے مکان واقع ادرحماں ضلع سرگودھا کے سامنے یادگار تصویر
ناظم صاحب اعلیٰ علاقہ سرگودھا، ناظم صاحب اعلیٰ ضلع سرگودھا، صدر صاحب جماعت ادرحماں صدر صاحب مجلس انصاراللہ پاکستان کے ہمراہ

ضلع کوٹلی آزاد کشمیر کے سالانہ ریفریشر کورس **2016**ء کے موقع پر عہدیداران کی صدر صاحب مجلس کے ساتھ تصویر

سالانہ ریفریشر کورس مجلس انصاراللہ ضلع ڈیرہ غازی خان منعقدہ 6/مارچ 2016ء

سالانہ اجتماع ترگڑی ضلع گوجرانوالہ منعقدہ 14/اپریل 2016ء کے موقع پر مجلس عاملہ صدر صاحب مجلس کے ہمراہ

سالانہ پکنک مجلس فیصل ٹاؤن لاہور منعقدہ 27/مارچ 2016ء

قیادت عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان

مجالس انصاراللہ کی مساعی

ریفریشر کورسز، میٹنگز، اجلاسات و اجتماعات

ماہ مارچ: نظامت اعلیٰ ضلع حافظ آباد کے زیر اہتمام 11 مجالس میں جلسہ ہائے یوم مسیح موعود منعقد کئے گئے۔ جن میں مجموعی حاضری 796 جبکہ 19 مہمان تشریف لائے۔

31 مارچ: مجلس حیات آباد پشاور کے تربیتی اجلاس میں مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے شمولیت کی۔ حاضری 44 رہی۔

کیم اپریل: مجلس بازید خیل ضلع پشاور کا مکرم صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے دورہ کیا اور انصار سے انفرادی رابطہ کیا گیا۔ پشاور شہر میں نماز باجماعت کی ادائیگی کے موضوع پر خطبہ جمعہ و نماز کے بعد عہدیداران کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ علاقہ، ضلع اور پانچوں مجالس کے زعماء اوران کی عاملہ نے شرکت کی۔ شہر کی تینوں زعامت ہائے علیاء کے علاوہ مردان، بازید خیل اور شیخ محمدی مجالس کے نمائندگان نے بھی شرکت کی۔ حاضری 45 رہی۔

کیم اپریل: نظامت اعلیٰ ضلع گوجرانوالہ کے زیر اہتمام تربیتی اجتماع منعقد ہوا۔ مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد اصلاح وارشاد، مکرم مظفر احمد درانی صاحب قائد تعلیم القرآن، مکرم شکیل احمد قریشی صاحب نائب قائد عمومی نے شمولیت کی۔ حاضری 87 رہی۔

ماہ اپریل: نظامت اعلیٰ ضلع حافظ آباد کے زیر اہتمام 5 مجالس میں ریفریشر کورسز منعقد ہوئے۔ جس میں مکرم ناظم صاحب اعلیٰ ضلع اوران کی عاملہ کے ممبران نے ہدایات دیں۔ مجموعی حاضری 48 رہی۔

2 اپریل: نظامت اعلیٰ علاقہ فیصل آباد کے زیر اہتمام تربیت نومبائعین کا پروگرام مکرم ملک عبدالکریم زاہد صاحب ناظم علاقہ تربیت کے گھر منعقد ہوا۔ مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب قائد تربیت نومبائعین، مکرم انصار احمد نذر صاحب اور مکرم چوہدری نعیم احمد صاحب نائب قائدین نے شمولیت کی اور ہدایات دیں۔ حاضری 24 رہی۔

8 اپریل: نظامت اعلیٰ ضلع سرگودہا کے زیر اہتمام بمقام ادرحماں میں تربیتی اجتماع منعقد ہوا۔ مکرم ناظم صاحب اعلیٰ علاقہ، مکرم ناظم صاحب اعلیٰ ضلع اپنی عاملہ سمیت اجتماع میں شریک ہوئے۔ مرکز سے مکرم صدر صاحب مجلس، مکرم نائب صدر صاحب صف دوم اور مکرم منور احمد تنویر صاحب معاون صدر نے شمولیت کی۔ حاضری 240 رہی۔

9 اپریل: مقامی ربوہ کے زیر اہتمام منتظمین اصلاح وارشاد حلقہ جات اور داعیان خصوصی کا ریفریشر کورس ایوان ناصر میں زیر صدارت مکرم قائد صاحب اصلاح وارشاد منعقد ہوا۔ حاضری 145 رہی۔

10 اپریل: نظامت اعلیٰ ضلع گوجرانوالہ کے زیر اہتمام حلقہ جاکے چٹھہ کا تربیتی اجتماع منعقد ہوا۔ حاضری 40 رہی۔

10 اپریل: حلقہ کھیوے والی ضلع گجرات کا سالانہ اجتماع زیر صدارت مکرم ناظم صاحب اعلیٰ ضلع منعقد ہوا۔ حاضری 38 رہی۔

10 اپریل: نظامت اعلیٰ ضلع سیالکوٹ کے تحت سیالکوٹ شہر اور قلعہ کالروالا میں تحصیل کی سطح پر اجتماع منعقد ہوا۔ سیالکوٹ شہر میں حاضری 150 اور قلعہ کالروالا میں حاضری 135 رہی۔

12 اپریل: مجلس مقامی ربوہ کی سالانہ تقریب تقسیم انعامات زیر صدارت **محترم** صدر صاحب مجلس منعقد ہوئی۔ محترم نائب صدر صاحب صف دوم نے نظام وصیت کی اہمیت و برکات پر تقریر کی۔ محترم صدر مجلس نے صدارتی خطاب فرمایا اور مکرم زعیم صاحب اعلیٰ نے شکریہ ادا کیا۔ بعدہٗ عشائیہ پیش کیا گیا۔ حاضری 230 رہی۔

14، 15 اپریل: نظامت اعلیٰ ضلع گوجرانوالہ کے زیر انتظام حلقہ تر گڑی کا تربیتی و ورزشی اجتماع زیر صدارت **محترم** صدر صاحب مجلس منعقد ہوا۔ مکرم منور احمد تنویر صاحب معاون صدر بھی صدر محترم کے ہمراہ تھے۔ حاضری 180 رہی۔

15 اپریل: نظامت اعلیٰ ضلع گجرات کے عہدیداران کا ریفریشر کورس صبح دس بجے **ناصر ہال گجرات** میں زیر صدارت صدر مجلس انصاراللہ پاکستان منعقد ہوا جس میں ضلعی عہدیداران، معاون صدر مکرم منور تنویر صاحب اور محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ پاکستان نے **ہدایات** دیں۔ مکرم عزیز الحق رامہ صاحب ناظم اعلیٰ علاقہ **گجرات** نے بھی شمولیت کی۔ حاضری 67 رہی۔

15 اپریل بعد از نماز مغرب بیت الحمد شاہ تاج شوگر ملز میں جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔ جس میں انصار، خدام، اطفال نے شرکت کی۔ محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ پاکستان نے خطاب کیا۔ حاضری 138 رہی۔ بعدہٗ مجلس عاملہ منڈی بہاؤالدین شہر، ضلعی عاملہ کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ جس میں صدر صاحب مجلس انصاراللہ پاکستان نے کارکردگی کے جائزہ کے حوالہ سے **ہدایات** دیں۔ محترم امیر ضلع چوہدری محمود احمد صاحب اور ناظم اعلیٰ علاقہ مکرم عزیز الحق رامہ صاحب نے بھی شرکت کی۔

15 اپریل: بھاٹی گیٹ لاہور کے زیر اہتمام عہدیداران کا ریفریشر کورس مکرم منتظم صاحب تعلیم کی رہائش گاہ پر منعقد ہوا۔ مکرم قائد صاحب عمومی اور مکرم قائد صاحب تربیت نے شمولیت کی۔ حاضری 18 رہی۔ اسی طرح قیام نماز سے متعلق دارالذکر میں **نظامت اعلیٰ علاقہ** کے اجلاس میں حاضری 38 رہی۔ تقریب **تقسیم انعامات** بھی منعقد ہوئی۔ جس میں حاضری 58 رہی۔

1 تا 15 اپریل: (چنیوٹ، سرگودھا شہر، 38 جنوبی، 98,99 شمالی، چک منگلا، جھٹھ جوئیہ، جوہر آباد) کے 7 **مقامات** پر ہونے والے ریفریشر کورسز میں مکرم حفیظ احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نے شمولیت کی اور ہدایات دیں۔ ان مقامات پر مجموعی حاضری 94 رہی۔

15 اپریل: مجلس 194 رب لاٹھیانوالہ فیصل آباد کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ علمی و ورزشی **مقابلہ جات** بھی کروائے گئے۔ حاضری 150 رہی۔

17 اپریل: پنجاب گورنمنٹ سوسائٹی لاہور کے زیر اہتمام سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ مکرم ناظم صاحب اعلیٰ ضلع، مکرم نائب امیر صاحب ضلع نے شمولیت کی۔ مکرم شاہد محمود صاحب مربی سلسلہ نے خلافت کی اہمیت، **برکات** اور ہماری ذمہ داریاں کے موضوع پر تقریر کی۔ حاضری 48 رہی۔

17 اپریل: ضلع میانوالی کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ پاکستان نے شمولیت کی۔ حاضری 17 رہی۔

17 اپریل: ضلع بھکر کا ریفریشر کورس محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ پاکستان کی **زیر صدارت** منعقد ہوا۔ حاضری 34 رہی۔

17 اپریل: بھاٹی گیٹ لاہور کے زیر اہتمام سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ مقررین نے تقاریر میں تربیتی امور، خلافت کی **برکات** اور نماز کے قیام کے بارہ میں بیان کیا۔ حاضری 32 رہی۔

17 اپریل: مجلس ڈیفنس لاہور کا تربیتی اجتماع صدر حلقہ کی **زیر صدارت** منعقد ہوا۔ حاضری 20 رہی۔

17اپریل: مجلس دارالسلام لاہور کا سالانہ تربیتی اجتماع اسلامیہ پارک میں منعقد ہوا۔خلافت کی برکات اور ہماری ذمہ داریاں کے موضوع پر تقریر کی گئی اور شوریٰ 2016ء کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔حاضری 50 رہی۔

17اپریل: مجلس جوہر ٹاؤن لاہور کا سالانہ تربیتی اجتماع منعقد ہوا۔قیام نماز اور خلافت سے وابستگی اور استحکام کے موضوعات پر تقاریر کی گئیں۔حاضری 48 رہی۔

17اپریل: مجلس گلشن پارک لاہور کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔حاضری 47 رہی۔

17اپریل: مجلس کوٹ لکھپت لاہور کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔خلافت کی اہمیت، برکات اور ہماری ذمہ داریاں کے موضوع پر خطاب کیا گیا۔حاضری 47 رہی۔

17اپریل: مجلس بیت الاحد لاہور کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔حاضری 25 رہی۔

17اپریل: مجلس کینال بینک لاہور کا سالانہ اجتماع بحریہ ٹاؤن منعقد ہوا۔برکات خلافت کے موضوع پر تقریر کی گئی۔مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔حاضری 45 رہی۔

17اپریل: مجلس بھاٹی گیٹ لاہور کا تربیتی سیمینار منعقد ہوا۔حاضری 33 رہی۔

17اپریل: مجلس شاہدرہ ٹاؤن لاہور کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔حاضری 21 رہی۔

17اپریل: نظامت اعلیٰ ضلع سیالکوٹ کے زیر اہتمام موسے والا اور پنڈی بھاگو میں اجتماعات منعقد ہوئے۔جن میں مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد صاحب عمومی، مکرم محمد محمود طاہر صاحب نائب صدر صاحب صف دوم، مکرم رفیق مبارک میر صاحب قائد تجنید اور مکرم عبدالقدیر قمر صاحب نائب قائد اصلاح وارشاد نے شمولیت کی۔دونوں مقامات پر حاضری بالترتیب 165 اور 138 رہی۔

17اپریل: مجلس کوجرہ کا مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد اصلاح وارشاد نے دورہ کیا اور شعبہ سے متعلق ہدایات دیں۔حاضری 103 رہی۔

17اپریل: نظامت اعلیٰ ضلع ساہیوال و ساہیوال شہر کے عہدیداران و سائقین کا ریفریشر کورس زیر صدارت مکرم ناظم صاحب اعلیٰ علاقہ ساہیوال شہر میں منعقد ہوا۔مجموعی حاضری 34 رہی۔

18اپریل: مجلس مقامی ربوہ کے تحت دارالیمن بلاک کے آٹھ حلقہ جات کے عہدیداران کا ریفریشر کورس دارالیمن وسطی سلام میں منعقد ہوا۔مکرم قائد صاحب اصلاح وارشاد نے شمولیت کی۔حاضری 81 رہی۔

19اپریل: مجلس مقامی ربوہ کے حلقہ دارالصدر شرقی الف کے عہدیداران ممبران عاملہ اور سائقین کا اجلاس منعقد ہوا۔مکرم قائد صاحب اصلاح وارشاد نے شمولیت کی۔حاضری 31 رہی۔

20اپریل: مجلس مقامی ربوہ کے زیر انتظام طاہر بلاک کے عہدیداران کا ریفریشر کورس زیر صدارت مکرم بشارت احمد محمود صاحب نائب زعیم اعلیٰ ربوہ منعقد ہوا۔مکرم قائد صاحب عمومی نے شمولیت کی۔شعبہ جات کے بارہ میں ہدایات دیں اور نماز باجماعت کی حاضری کی طرف توجہ دلائی۔حاضری 49 رہی۔

22اپریل: نظامت اعلیٰ ضلع گوجرانوالہ کے زیر اہتمام حلقہ وزیر آباد کا علمی و تربیتی اجتماع منعقد ہوا۔علمی و ورزشی مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔حاضری 71 رہی۔

22اپریل: مجلس فضل عمر فیصل آباد کے زیراہتمام ماہانہ تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔حاضری 71 رہی۔

24اپریل: مجلس ماڈل کالونی کراچی نے صدر حلقہ کی زیرصدارت جلسہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد کیا نیز دوران ماہ 14 بزم ارشاد کے پروگرام منعقد کئے گئے جن کی مجموعی حاضری 119 رہی۔

24اپریل: مجلس 121 گوکھووال ضلع فیصل آباد کے زیراہتمام عہدیداران کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔حاضری 15 رہی۔

25اپریل: مجلس مقامی ربوہ کے زیراہتمام ناخواندہ انصار کے لئے تقریب بسم اللہ منعقد کی گئی۔مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ اور مکرم قائد صاحب تعلیم القرآن نے خطاب کیا اور دعا کروائی۔حاضری 175 رہی۔

28اپریل: مجلس مقامی ربوہ نے 9 حلقہ جات میں تربیتی اجلاسات منعقد ہوئے۔9 مقامات کی مجموعی حاضری 877 رہی۔

29اپریل: نظامت اعلیٰ علاقہ لاہور کے زیراہتمام نائب ناظمین اعلیٰ صف دوم علاقہ، نائب ناظمین اعلیٰ صف دوم مجالس علیاء کی میٹنگ زیرصدارت مکرم نائب صدر صاحب صف دوم منعقد ہوئی۔نظام وصیت اور سائیکل سواری کے بارہ توجہ دلائی گئی۔حاضری 43 رہی۔

30اپریل: نظامت اعلیٰ ضلع کراچی کے زیراہتمام بیت الرحمٰن کلفٹن میں خصوصی اجلاس زعماء اعلیٰ، عاملہ ضلع وعلاقہ زیرصدارت محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ پاکستان منعقد ہوا۔حاضری 57 رہی۔

30اپریل: نظامت اعلیٰ ضلع کراچی کے زیراہتمام بیت الرحمٰن کلفٹن میں مسلسل تین سال اول آنے پر تقریب شکرانہ منعقد ہوئی۔جس میں مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ پاکستان نے شمولیت کی اور خطاب کیا۔حاضری 123 رہی۔

30اپریل وکیم مئی: مجلس امیر پارک گوجرانوالہ کا دوروزہ سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔مکرم قائد صاحب عمومی اور مکرم ناظم صاحب اعلیٰ ضلع نے اجتماع میں شمولیت کی۔علمی وورزشی مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔پہلے دن 113 جبکہ دوسرے روز 60 حاضری رہی۔

30اپریل وکیم مئی: مجلس راہوالی ضلع گوجرانوالہ کا دوروزہ سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔علمی وورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔اجتماع کے تین سیشن ہوئے جن میں مقررین نے مختلف تربیتی امور پر تقاریر کیں۔حاضری 157 رہی۔

30اپریل: نظامت اعلیٰ ضلع راولپنڈی کے زیراہتمام مجلس گوجرخان وچنگا بنگیال کے عہدیداران کا ریفریشر کورس ہوا۔حاضری 16 رہی۔

میڈیکل کیمپس وخدمت خلق (ایثار)

ماہ اپریل: مجلس مقامی ربوہ کے زیرانتظام محلّہ جات سے 3 عدد فارم وصیت نامہ عطیہ چشم موصول ہوئے۔سال رواں میں اب یہ تعداد 16 ہوگئی ہے۔

ماہ اپریل: مجلس مقامی ربوہ نے دوران ماہ 30 میڈیکل کیمپس لگائے جن میں مجموعی طور پر 3111 مریضوں کو ادویات دی گئیں، عطیات چشم کے 6 فارم پُر کروائے گئے، 45 جوڑے نئے کپڑوں کے مستحقین میں تقسیم کیے گئے اور 85 من 10 کلو گندم بھی مستحقین میں تقسیم کی گئی۔

ماہ اپریل: مجلس لانڈھی کراچی کے ایک ناصر نے اپنے کلینک پر 53 مریضوں کا علاج کیا اور نادار مریضوں کو مبلغ 500 روپے کی مالی مدد دی۔

ماہ اپریل: مجلس مغلپورہ لاہور نے 153 مستحقین کو کھانا کھلایا، 31 مستحقین میں 10550 روپے کی رقم تقسیم کی اور 10 کلو راشن بھی مستحقین میں تقسیم کیا۔

ماہ اپریل: مجلس واپڈا ٹاؤن لاہور نے دوران ماہ دو میڈیکل کیمپس کے ذریعہ 58 مریضوں کو ادویات دیں۔

ماہ اپریل: مجلس بیت النور لاہور نے دو میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا جن میں مجموعی طور پر 39 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔نیز ایک نادار قیدی

کی رہائی کروائی گئی جبکہ ایک ناصر نے عطیہ چشم کا فارم پر کر کے دیا۔

ماہ اپریل: نظامت اعلیٰ ضلع عمر کوٹ نے 10 مجالس سے 86 من گندم اکٹھی کر کے غریب و نادار مستحقین میں تقسیم کی۔

ماہ اپریل: نظامت اعلیٰ ضلع میرپورخاص نے 4 مجالس سے 35.20 من گندم اکٹھی کر کے غریب و نادار مستحقین میں تقسیم کی۔

ماہ اپریل: نظامت اعلیٰ ضلع فیصل آباد کے زیر اہتمام تین میڈیکل کیمپس میں مجموعی طور پر 398 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

ماہ اپریل: نظامت اعلیٰ ضلع حافظ آباد کی 9 مجالس نے 271 من گندم 266 مستحق افراد میں تقسیم کی۔

ماہ اپریل: نظامت اعلیٰ ضلع گوجرانوالہ نے مجلس گوجرانوالہ غربی کے تعاون سے مدرسہ چٹھہ میں میڈیکل کیمپ لگایا گیا جس میں 62 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

10 اپریل: مجلس مقامی ربوہ نے چک نمبر 221 ج ب بھوانہ اور چک نمبر 156 ج ب میں میڈیکل کیمپس لگائے جن میں مجموعی طور پر 350 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

10 اپریل: مجلس جوہر ٹاؤن لاہور کے ایک ناصر نے یتیم بچی کی شادی پر ایک شادی ہال بک کروا دیا اور کھانے کا اہتمام بھی کیا۔ مبلغ پچاس ہزار روپے کے اخراجات ہوئے۔

17 اپریل: مجلس بیت التوحید لاہور نے ایک میڈیکل کمپنی کے تعاون سے کچا ساندہ میں امراض جلد کا کیمپ لگایا جس میں 29 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

19 اپریل: نظامت اعلیٰ ضلع چنیوٹ کے 5 مقامات پر مجلس مقامی ربوہ نے میڈیکل کیمپس لگا کر 85 مریضوں کو ادویات دیں۔

20 اپریل: مجلس بھاٹی گیٹ لاہور نے کھوکھر ٹاؤن میں میڈیکل کیمپ لگا کر 105 مریضوں، اپنے کلینک پر 143 مریضوں جبکہ میڈیکل کیمپ کے علاوہ فری ہومیو ڈسپنسری میں 25 مریضوں کا علاج بھی کیا گیا۔

24 اپریل: مجلس ماڈل کالونی کراچی نے دوران ماہ مبلغ 8000 روپے مالیت کی ادویات غریب اور نادار مریضوں کے علاج کے لئے ضلع کو بھجوائیں، جبکہ ماہ اپریل میں 5 میڈیکل کیمپس کے ذریعہ 2049 مریضوں کو ادویات دیں۔

24 اپریل: نظامت اعلیٰ ضلع حافظ آباد کے زیر اہتمام موضع ٹھٹھہ کھرل میں میڈیکل کیمپ لگایا گیا جس میں 45 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

29 اپریل: مجلس 121 گوکھووال فیصل آباد میں نظامت اعلیٰ ضلع فیصل آباد نے میڈیکل کیمپ لگایا جس میں سات گھنٹے مریضوں کا طبی معائنہ کر کے 42 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

ماہ مئی: مجلس مقامی ربوہ نے مستحق مریضان کے علاج معالجہ کے لئے انگریزی ادویات کی ایک کھیپ مرکز میں جمع کروائی۔ اسی طرح وصیت نامہ عطیات چشم کے 3 فارم بھی بھجوائے۔ نیز دوران ماہ 14 میڈیکل کیمپ کے ذریعہ 1705 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

19 مئی: قیادت ایثار مجلس انصاراللہ پاکستان نے بہلولپور ضلع فیصل آباد میں میڈیکل کیمپ لگایا جس میں 450 سے زائد مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

وقار عمل

ماہ اپریل: مجلس مغلپورہ لاہور کے چار انصار نے وقار عمل کے ذریعہ بیت الذکر کو پینٹ اور وائٹ واش کیا۔

10 اپریل۔ مجلس 565 گ ب فیصل آباد نے وقارِ عمل کیا جس میں دو گھنٹے کام کیا گیا۔ راستہ خراب تھا، سڑک ٹوٹی ہوئی تھی، ٹریکٹر کی مدد سے سڑک کی مرمت کی گئی۔

15 اپریل۔ مجلس باٹا پور لاہور کے انصار، خدام و اطفال نے 15 یوم مسلسل وقارِ عمل کر کے بیت الذکر کی چار دیواری کو مکمل کیا۔

17 اپریل۔ مجلس ماڈل کالونی کراچی نے ایک طویل گلی میں وقارِ عمل کر کے کچرا بوریوں میں بھر کر صفائی کی گئی۔ 32 انصار نے حصہ لیا۔

24 اپریل۔ مجلس 565 گ ب فیصل آباد نے ایک مثالی وقارِ عمل کا انعقاد کیا جس میں قبرستان میں مٹی ڈال کر اسے ہموار کیا گیا اور کھجور کے درختوں کی کانٹ چھانٹ کی گئی۔ صبح سے شام تک وقارِ عمل کیا گیا۔ 10 انصار اور 5 خدام نے حصہ لیا۔

24 اپریل۔ مجلس گلشن پارک لاہور نے بمقام قبرستان ہانڈو گجر میں وقارِ عمل کیا۔ جس میں خودرو پودے اور جڑی بوٹیوں کو تلف کیا گیا اور جھاڑو کی مدد سے پورے قبرستان کی صفائی کی گئی۔ حاضری 15 انصار رہی۔

ذہانت وصحت جسمانی، وقارِ عمل، صف دوم

8 اپریل۔ مجلس دارالفضل فیصل آباد کا اجتماعی واک کا پروگرام کمپنی باغ میں منعقد ہوا۔ 10 انصار واک میں شامل ہوئے۔

10 اپریل۔ مجلس واہ کینٹ راولپنڈی نے بیت المحمود میں وقارِ عمل اور کلو جمیعاً کا پروگرام منعقد کیا۔ تربیتی امور کے سلسلہ میں ایک سرکلر پڑھ کر سنایا گیا۔ حاضری 25 انصار رہی۔

10 اپریل۔ مجلس فضل عمر فیصل آباد کے زیرِ اہتمام بمقام عیدگاہ میں پکنک منائی گئی۔ ورزشی مقابلہ جات (دوڑ، کلائی پکڑنا اور مجلس خدام الاحمدیہ اطفال کی ٹیم کے ساتھ کرکٹ میچ) بھی ہوئے۔ نیز بزمِ ارشاد کے تحت دوستوں نے مختلف ایمان افروز واقعات بھی سنائے۔ حاضری 36 رہی۔

17 اپریل۔ نظامت علاقہ ضلع گوجرانوالہ نے ہیڈ قادر آباد دریائے چناب کے کنارے پکنک منائی۔ حاضری 25 رہی۔

17 اپریل۔ مجلس ماڈل کالونی کراچی کے زیرِ اہتمام مقابلہ کلائی پکڑنا اور میوزیکل چیئر منعقد ہوا۔ کلائی پکڑنے میں 6 اور میوزیکل چیئر میں 20 انصار نے حصہ لیا۔

17 اپریل۔ مجلس بیت النور لاہور نے سالانہ تربیتی اجتماع کے موقع پر بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس، رسہ کشی، مشاہدہ معائنہ اور پیدل چلنے کے مقابلہ جات کروائے۔ اول دوم اور سوم آنے والے انصار میں انعامات دیئے گئے۔ مقابلہ جات میں شامل ہونے والے انصار کی تعداد 24 کے قریب رہی۔

17 اپریل۔ مجلس واپڈا ٹاؤن لاہور کی پکنک اور ورزشی مقابلہ جات بمقام D گراؤنڈ واپڈا ٹاؤن منعقد ہوا۔ سیر اور ورزش کی افادیت اور حفظانِ صحت کے اصولوں کے حوالہ سے طبی لیکچر بھی ہوا۔ حاضری 36 رہی۔

24 اپریل۔ مجلس ہانڈو گجر لاہور نے ضلعی انتظام کے تحت ہونے والی پکنک میں حصہ لیا جس میں ورزشی مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔ مجلس کے 7 انصار پکنک میں شریک ہوئے۔

محبت سب کے لئے ..... نفرت کسی سے نہیں

تقسیم انعامات برموقعہ پروگرام یوم خلافت
مجلس بھاٹی گیٹ لاہور مؤرخہ 28/مئی 2016ء

31/مارچ 2016ء مجلس بازید خیل ضلع پشاور کے دورہ پر مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب صدر جماعت، مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب صدر مجلس، مکرم ناصر محمود شاہ صاحب زعیم صاحب اعلیٰ حیات آباد پشاور

مثالی وقار عمل مجالس ضلع لاہور بمقام نہر مؤرخہ 22/مئی 2016ء

ریفریشر کورس مجلس انصاراللہ ضلع بھکر منعقدہ 17/اپریل 2016ء

Editor: Mahmood Ahmad Ashraf

Regd #: FR - 8

Monthly
ANSARULLAH

ansarullahpakistan@gmail.com
magazine@ansarullahpk.org

Ph: 047-6212982
Fax: 047-6214631

July 2016 (A.D)/Ramadan,Shwaal 1437 (H) / Wafa 1395 (H.S)

سالانہ ریفریشر کورس ضلع مظفرآباد آزاد کشمیر منعقدہ مؤرخہ 3/جون 2016ء

ریفریشر کورس صف دوم علاقہ لاہور منعقدہ مؤرخہ 29/اپریل 2016ء